کہا تہا کہ بنگالہ مت جائیو — کوئی داغ وہاں جا کی مت کہائیو

مجہے یہاں تلک آنے سی کیا کام تہا — مگر میری تقدیر مین تہا لکہا

نصیحت مجہے ان نے ہر چند کی — نہ مانی خراب اب ہوئی زندگی

وہی سامنی آیا ان کا کہا — کہ ہمشیر کو آکے مردہ کیا

غضب ہی کہ میری سبب یہہ مری — مین زندہ رہون اور یہہ مردہ رہے

گورو جی نے چیلہ سے پہر یہہ کہا — گئی جان کسطرح آوے بہلا

جسی چاہیے حق دم مین مردہ کرے — وہ قدرت سی مردہ کو زندہ کرے

کہا چیلہ نے ای گرو با کمال — میری دلکا اب تم مٹا دو ملال

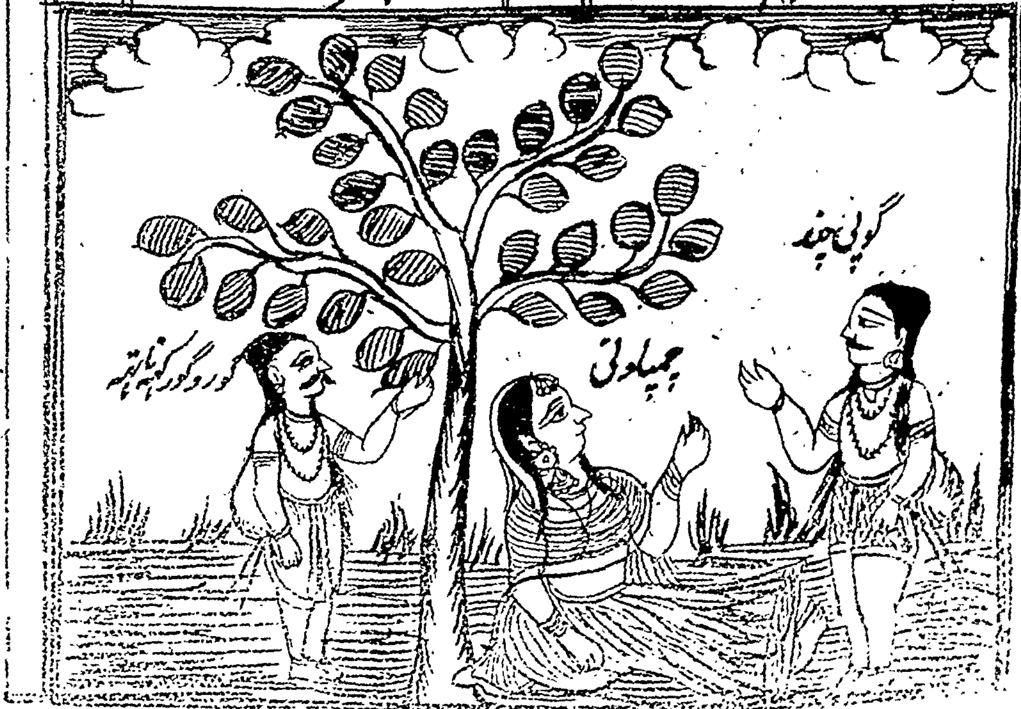
اب امید ہی آپ کی ذات سی — کرو اسکو زندہ کرامات سے

گورو نے کہا قم باذن خدا — یہہ کہتی ہی مردہ وہ زندہ ہوا

وہ بیخود زمین پر پڑی لاش تہی — اوٹہی نام ہر نام کہتی ہوئی

ہوئی جبکہ زندہ وہ چمپاوتی — گورو جی کے قدمون پہ پہر تو جہکی

کہا یہہ بجز آپ کے کون ہے — دعا سے جو مردہ کو زندہ کرے



رہی جی کی جی مین نہ کچھ بات کی — ستم ہے نہ ایک ہی ملاقات کی
رہی اب تو شایان کہ ہوئین ہلاک — جگر کو کرون اپنے خنجر سے چاک
گرو کو کیا یاد کاہی جہان نواز — کہو تم پہ ظاہر ہے یہہ سوز و گداز
سو آپ سکے اب میرا کون ہے — تمہین ہو میری رہنما کون ہے
کہ خون میری سر پہ یہہ ناحق ہوا — جو سینہ میرا درد سے شق ہوا
خبر جلد لو ای مسیحا میرے — یہہ ہمشیر مردہ ہے کیونکر جیے
گیا راجہ کی یاد نے یہہ اثر — گورو کو ہوئی سنہ مین یہہ خبر

یاد کرنا راجہ گوپی چند کا گورو کو اور آہ نا پہہ کو اور آنا اونکا شہر بنگالہ مین اور زندہ کرنا چمپاوتی ہمشیرہ راجہ کو

وہ بنگالہ مین آئے ایسے شتاب — نکل آئے جون ابر سے آفتاب
یہہ لحظہ کی لحظہ مین پہونچی وہان — جہان اونکا چیلہ تھا گریہ کنان
گورو چیلہ مین لیکہ تھا اتحاد — ہوئی وان خبر جو کری آہ یاد
یکایک یہہ جاتی ہی آواز دی — کہ ای بچہ کیا تیری حالت ہوئی
کہا چیلہ سے یہہ گورو جی نے تب — ہوا جاتا ہے ایسا کیون جان بلب
یہہ کہہ کونسی تجھپہ مشکل پڑے — کہ ہمسے جو یون تو نی فریاد کی
جو دیکھا گورو کو کہڑی ہین قریب — ہوا ملین خوش اور کہا یا نصیب
جھکا سر کو قدمون پہ اور یہہ کہا — کہ کچھ مجھسے پوچھو میرا ماجرا
پہنسا آن کے غم کی زنجیر مین — لکھا تھا میری کیا یہہ تقدیر مین
کہ آیا تھا خواہر کے ملنے کو یہان — عدم کو ہوئی دیکھتے وہ روان
مجھے دیکھا دیکھے جو این جوگ مین — ہوئی جان بحق ایسی سنجوگ مین
میری عقل پہ ایسا پردہ پڑا — نہ مانا ہو بیٹھے وہ مان کا کہا



سبب موت کا یہ پدم ہو گیا ستم ہو گیا اور ستم ہو گیا

کہا جوگی صاحب نی یہ کیا ہوا کہ یا توں ہی یا توں ہیں غش آ گیا

صدا اُسکو ہر چند دیتی رہے وہاں کون تہا پہر جو انکی سنی

کہڑی پہر تلک تو رکہا انتظار کہ شاید یہ ہو جائیگی ہوشیار

وہاں کون بولی کہ دم ہی نہیں کہ مردہ بھی گویا ہوا ہی کہیں

بہن کا جو مرنا ہی ثابت ہوا یہ روئی یہ روئی کہ دریا بہا

مخاطب سوی فلک پہر ہوئی کہ ای چرخ بدلی یہ کب کی لئے

کہانتک کریگا تباہ و خراب مجہی پہ مگر تیرا ہی کیا عتاب

میری ہی لئی تہا یہ جور و ستم دکہائی جو تونی یہ رنج و الم

مقدر ہیں میری لکہا تہا یہی سو بنگالہ آ کر کی آ وقت پڑی

تمنا نہ کچہ دل کی حاصل ہوئی بملک عدم جان واصل ہوئی

یہ غم مجکو جینے نہ دیگا کبہی شہی تو گئی جان بھی اب چلی

کہا اُن سے رانی نے اے پیار — یہ کیا بک رہا ہے سچ کہہ بتا
کہاں شہر دہارا نگر تو کہاں — مقرر تو ہے فیلسوف زمان
قسم بھائی کی میں کہلا کی تجھے — مرخص کروں گی بتا سچ مجھے
حسب اور نسب اپنا ظاہر تو کر — مجھے حال اپنے سے ماہر تو کر
کہا جوگی صاحب نے ہوں گوپی چند — شہ شہر دہارا نگر دل پسند
نہ پہچانا مجکو یہ افسوس ہے — بس اب یہ گدا تجھسے مایوس ہے
بہن تم یہ کہاتی ہو کس کی قسم — قسم ہے کہ ہوں میں وہی پر الم
سبب جوگ کا اب بتاؤں تجھے — جو ہے ماجرا سب سناؤں تجھے
تلک چند راو میرا باپ تھا — ہے ماں میری مینا وتی بادشا
سبب جوگ کا یہ ہے اے باخبر — گدائی کی مادر ہوئی راہبر
کہا بہن نے یوں نہ سمجھونگی میں — کہ وہ شہر در شہر مشہور ہیں
بتا میری شادی میں کیا کیا ہوا — میرے ساتھ والد نے کیا کیا دیا
کہا بھائی نے اُس سمے اے نیک ذات — بیرون شہر اُتری تھی تیری برات
وہ نو اسپ دس اونٹ دو فیل کو — کہا تھا یہ والد نے ترسیل کو
کہا بہن نے جب میں جانوں تجھے — تم اپنی پا کا دکھا دے مجھے
کہا بھائی نے رانی مت جھوٹ جان — یہ باتیں جو کہتا ہوں تو صدق جان

[illegible] گوپی چند [illegible] بہن بھائی

اُٹھایا قدم اور کہا دیکھ لے — اگر ہو تجھے شک تو آ دیکھ لے
نہ اُس نے دیکھا نشان قدم — روانہ ہوئی سوئے ملک عدم

چلے پھر محل مین بصد رنج و غم
گئے نزد جمنا ولی اور کہا
وہ درشن کے لائق ہین جھٹ پٹ چلو
اگر دیر کی تو چلے جائین گے
کہا رانی جی نے کہ بکتی ہے کیا
جو قابل ہین درشن کے ہین وہ کہان
کہا یہہ کنیزک نے اے نیک خو
منور ہے وہ صورت ذی حشم
اور ایک ماہ ہی پھر یہ اُنکی عیان
اوسی نقد ہر چند دیتے رہے
یہی جانتی ہون کہ ہے گوپی چند
کہا رانی جی نے کہ اے بے شعور
میرا بھائی ہی شاہ وہا راجگر
مین جلتی تری سنا تہہ ہون اے کنیز
اگر جھوٹ ہوگا کرون گی ہلاک
ہوئی پاس پردہ کے آکر کھڑی
رکھا تھال آگے کہا لیجیے
لگا کہنے ظاہر ہے یون گوپی چند
یہان تو گدائی کا سامان ہے
اگر ہو تو ٹکڑا کہلا دو ہمین
دیا چھوڑ اپنا ہی سب تخت و تاج

اگر شرمندگی اور شبہے کا الم
کرو جوگی ہے در پہ تمہارے کھڑا
زیارت کے قابل ہین چلکر لو
چلے جائینگے پھر نہ وہ آئینگے
ہزارون پھرتے ہین فقیر و گدا
اونہین کیا غرض ہے کہ آوین یہان
خدا کی قسم سچ ہے یہہ گفتگو
درخشان ہی پاؤن مین انکی پدم
خجل جس سے ہووے یہہ آسمان
تمہاری طلب ہے چلو تو سہی
مقرر وہی ہے شاہ ارجمند
کہا یہہ بکتی ای چل پڑی دور دور
اوسی کیا پڑی جو پھرے دربدر
مگر سچ ہے کہیو ذری بے تمیز
تیرا سینہ خنجر سے کردون گی چاک
یہہ پھر جوگی صاحب سے کہنے لگی
یہہ لے لیجیے اور کرم کیجیے
نہ لونگا مین ای رانی ارجمند
یہہ رکھ چھوڑ یہان خواہش نان ہے
اور ایک پیاس پانی پلا دو ہمین
وہ دولت وہ حشمت وہ تاج و خراج

غرض راہ طی کرکے پہونچے وہاں
جہاں ہیں چمپاوتی کا مکان

بہ زیر شبستان چمپاوتے
الکہہ کی گدا یا نہ آواز دی

کنیزک نے دیکہا انہیں آنکر
کہ ہیں جوگی استاد بیرون در

کنیزک یہہ بولی کہ یا بے نوا
یہاں آپکا آنا کیونکر ہوا

لیا جوگ تمنے یہہ کسکے لئے
کہ جاہے غم و درد ناحق سہے

خدا نے دیا تمکو حسن و جمال
تم خاک کسکے اوٹہائی لال

یہہ کہکر لگی دینے زر اسقدر
کنیزک کی تہی حیثیت جسقدر

کہا راجہ نے ای کنیزک میری
تو کیا اپنی حشمت نہ لونگا تری

دیا چہوڑ سب اپنا ہی تخت و تاج
وہ دربار اور شہر سا اپنا راج

ہی ان پہر وبنی میرا دل پہرا
اوتہار کہہ تو انکو ہیں مت دکہا

الکہہ اب جگاتا ہی اور بہیک ہے
گدا ہی ہیں ہمکو یہی ٹہیک ہے

فقط ہیں چمپاوتی کو بلا
یہی لہر ہے اوسکو بہیجے بلا

یہہ کہہ اوس سی جاکہ بہائی تیرا
تیری در پہ آیا ہے ہوکر گدا

خفا ہوکے لونڈی نے اوسنی کہا
سنکر بکتا ہی موتہہ سے یہہ کیا بچیا

...دا ہوکے لونڈی بناتا ہے تو
یہہ سخت کلمہ سناتا ہے تو

...لا جا ابہی ورنہ ماردونگی مین
یہہ لونڈی بنانا بہلادونگی مین

...ی جہلانی مٹادون ابہی
یہہ بہروپ اپنا بہلادون ابہی

...راجا نے افسوس کرکے کہا
وہ دن یاد ہے مول تمکو لیا

...ہمکو لازم ہے اب بازنا
یہہ دہتکارنا اور للکارنا

...ین پہلے خریدا بہت کو دیا
یہہ کیا اب تو کہتی ہے ای بچیا

یہہ سنتی ہی لونڈی ہوئی ہوشیار
کہ بیشک وہی ہی سنہ نامدار

غرض ماں پہان کے گئے گوپی چند
فقیری کو جسنے کیا تھا پسند

سر جوگ خم کرکے سجدہ کیا
ادب سے ہوا سامنے پھر کھڑا

دعا دی یہہ ماں نے کہ ای گوپی چند
تیرا جوگ مین ہووی رتبہ بلند

تیرا نام دنیا مین قایم رہے
سبہی تجہے دولت فقر دایم رہے

کہ اب سیر تو ہفت اقلیم کے
مراد دلی تجہکو حق سے ملی

مگر تو نہ بنگالہ مین جائیو
ہمین کو نہ وہان داغ دکہلائیو

وہ ہمشیر گر جوگ مین پائیگی
تیرا دیکہکر روپ مرجائیگی

کہا راجا نے مادر رہنما
مرا عزم اول ہے بنگالہ کا

اگر پاس زر ہو تو ہمشیر ہے
وگرنہ محبت مین تاخیر ہے

کہا لڑکی اب تک ربابے سمجہہ
تو سب بات مین ہے یہ اب بہت اولجہا

نہ ہر زن زنست و نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکسان نکرد

اگر ہو نہ انسان کو عقل و ذکا
تو انسان و حیوان مین فرق کیا

اگر کوئی مرجائے راہی تیرے سے
تو ہووی ترقی رہ جوگ کی

ہمین جو مری تو ستم ہی ستم
اور اس بات سے دونا ہووی الم

تو دوسے لگا کہہ تو اب ہیان کو
جو پہچان معبود کی شان کو

کہا راجہ نے اوس سے ای نیک ذات
ادا ہون گورو کی نہ جس سی صفات

خودی چہوٹی اب اور ہی شان ہے
کہ اوس شان پہ جان قربان ہے

مین بنگالہ دیکہونگا کیسا ہی شہر
نہ جاونگی ای ہوی دل کی لہر

جانا راجہ گوپی چند کا بطرف بنگالہ کی پاس ہمشیرہ اپنی کے برخلاف حکم والدہ کے

چلے ہو کے رخصت جو وہان سی فقیر
ہوئی پھر تو بنگالہ کی راہ گیر

کہ فرزند اب تم سمجھنا ہمین
تمھین سونپا ہین نے یہہ سب تخت و تاج
کنور نے یہی مجھسے فرما دیا
کیا عرض رانی نے ای تاج ور
زبان ہی رکا ہو نہ اسباب کو
ہوئی جوگی گر جوگ بہایا تمھین
یہہ وہ کہڑی نہ ہمسے سہی جائینگی
تیری سولہ سی رانیان ہین کہڑی
کوئی بولی ہے ہی ڈبو یا ہمین
غضب آسمان سی پڑا ایسا ٹوٹ
اری رانی تو اپنی ڈہونڈہے ہے پہیت
کہا ساس نے ہمسے یہہ کیا سلوک
اوسی نے توشہ کو گدا کر دیا
کہا گوپی چند نے اونھین پہر کی ہ
لیا جوگ جان و بدن کے لئے
رہین پہیکے بھی کرین چشم تم
یہہ راجا کا رانی نی دیکھا جو حال
جو تیار ہو جن تہی لے نمک خو
ادہر تو یہہ ہو جن کو جہولی مین ڈال
اودہر رانیونکی وہ حالت ہوئی

یہی جوگ ہی اب لوتا تا تمھین
لئے جاو گہر بیٹھی اسکا خراج
سمجھہ صادق ویسی جو ہین سے کہا
سو آپکے کون ہے تاج ور
کروٹی تم اپنی کراماست کو
تو بس قتل کر دیجئے اب ہمین
جدا ای ہین ہم تیری مر جائینگے
جدا اپنی جانون کو ہین کہو رہین
کہ دنیا سے اور دین سے کہو یا ہمین
کر راجا ہمارا چلا ہمسے چہوٹ
یہہ جوگی ہوگی ہوس کسیکے سیت
جدا کر دیا ہمسے تاج ملوک
ہمارے لئے کیا سی کیا کر دیا
یہہ کہنا تمہارا ہی بے فایدہ
پہلو اسطی گورکے درشن کیے
مرخص کرو تا کہ رم جائین ہم
نہ پہنچیں بیس کا کیا پر خیال
کہڑی ہو گئے راجہ کے رو برو
نکل کر چلے محل سے با کمال
کہا انکے حق مین عیاست ہوئے

کہا رست کہہ تجہکو میری قسم
جو ہین دیکہی صورت مہاراج کی
کہا یہہ رتن کنور نے اسے شہا
تمہین زیب تہا تاج شاہنشہی
تمہین گرچہ یہہ جوگ منظور تہا
پہروگے اکیلے بیابان مین
یہہ رنگت تمہاری خوش آتی نہین
مجہے جی تے جی کیون رنڈاپا دیا
کلیجہ میرا مونہہ کو آنے لگا
یہہ کسدن کے بدلے لیے آپ نے
ہمین اب تو ایسا ستانے لگے
وہ کمبخت مین نے جو دیکہا تہا خواب
مین اتنا تو سمجہی تہی اوسخواب کو
بس اوس خواب کی ہی تعبیر تہے
مجہے ہائے افسوس باقی رہا
لگے کہنے رانی سے ای ماتا سن
ملایا ہمین وسنی اب دہوت سے
یہان صرف شاہی مین جہولا کری
یہہ دو دنو لکا آرام ہے ظاہری
کر غفلت نے سبکو رکہا ہی لپیٹ
بمقدور ہمت نے تو کی سمر ورے

یہہ کہکر ہوئین رانیان چشم نم
رتن کنور غش سے زمین پر گری
تمہین زیب لینا نہ تہا جوگ کا
مصیبت نہ یہہ جوگ مین جو پڑی
تو اول ہی کرنا ہمین دور تہا
یہہ ہٹ لگاتے ہو کیون شاہ مین
کسیکو یہہ کمبخت بہاتی نہین
تمہین بیٹہے بیٹہے یہہ کیا ہو گیا
میرا تن بدن سن سنانے لگا
ہمین جو یہہ دکہڑے دئی آپ نے
ہنسانے کے بدلے رولانے لگے
نہ سمجہی تہی اتنا کریگا خراب
الم کو نئی دی جان بیتاب کر
فلک فتنہ گر کی یہہ تدبیر سے ہے
ذرا ہی نہ وہ ہمنسی مین نی کہا
بزبان بادر سے لگے ہمکو ڈسن
وہ اب دہوتا برتر مین ملکوت سی
غرور و تکبر مین ہو لا کر سے
فقط نام ہے نام ہی ظاہر سے
قضا ایکدن آ گری ہی جہپٹ
نہ معلوم تہا ہے گدا ہی سبہکے



کنیزک تھی ایک ڈیوڑھی پر کھڑی
ولی چہرہ جو غش سے افاقہ ہوا
کہا گوپی چند سے کہ اے بینوا
کنیزک سے کہنے لگی گوپی چند
جو دنیا مین آیا چلا جائے گا
محل مین تو جا اور کہو مائی سے
ولی پھر یہ مورت ہی رم جائیگی
یہ سنکے کنیزک محل مین گئے
کیا عرض رانی سے ای نیک ذات
فقیری لباس اونکی تن پر سجا
فلک نے ستم تازہ برپا کیا
زمین کا بدن تھرتھرانی لگا

وہ اس بھیس مین دیکھہ غش کر گئی
وہین دوڑ قدمون کو بوسہ دیا
نہ پاویگا تجھسا ہمین بادشاہ
ہوئی کیون ہمین دیکھکر دردمند
فقط نام ہی باقی رہجائے گا
فقیر ایک دروازہ پر ہین کھڑے
نہ پاویگی صورت کو پہچانی گی
سُنی تھی سو رانی سنی جا کہی
کھڑی ہین تیرے در پہ والا صفات
اور ایکنا د موںہہ سے رہی ہین بجا
کہ تاریک جس سے جہان ہوگیا
سر چرخ چکر سا کہانے لگا

صفائی گدائی کی پاوے کہان
شہے مین ستم سر بسر ہے عیان

گورو سے او سپر پہر تری لی کہا
اسے چیلہ کر لیجے بہر خدا

گرو نے کہا مرضی گر ہے یہی
تو چیلون مین یہان ایک تو بہی سہی

دیے ڈال حلقہ عجب کان مین
ہوا جوگی ایک آن کی آن مین

رکہا ہاتہہ سر پر کہا بچہ جا
تو اب بہیک محلون سے جا مانگ لا

جانا راجہ گوپی چند کا بحکم گورو کے کفنی پہنکر طرف محلونکی واسطے سوال

جو یہ حکم اے عالم باعمل
بجا لاؤن جا کا ہی سر کے بل

کہا اسنے ای ہادی راہ بر
مین جاتا ہون اب سوئے دہارانگر

مجہے حکم صادر ہوا محل کا
تو اب محل مین بے محل جاؤنگا

مجہے بہید وہ ہی تو ارشاد ہو
کہ جو دل مرا غم سے آزاد ہو

گرو جی نے فرمایا اسے نیک خو
بس اب آخرت کی تو کر جستجو

خودی چہوڑ کر یاد معبود کی
اوسی پر ہے سب ختم بہبود کی

وہ ہے ذات پاک اور عالی وقار
تو رکہہ صدق دل سے اوسی پر قرار

محل مین اگر جاوے وانسے کی پاس
تو مادر سمجہہ اوسکو ای حق شناس

یہ سنکر کیا عزم دہارانگر
کیا خاک آلودہ تن سر بسر

لیا تونبہ ہاتہون مین اور ایک ناؤ
گرز ایک ہوئی جس سے بیخ عناد

وہ حلقہ تہے پا ملہ ماہتاب
پڑے ہی تہی جو کانون مین کیا لاجواب

وہی خواہش ابکا اسکو نہ کچہہ مال کی
دوچند ان ہوئی قیمت اس حال کی

گورو کا لیا نام باچشم تر
چلے وہان سے اب سوئے دہارانگر

سپہر زیر محل دی الکہہ کی صدا
کہ لا مائی بہجا برائے خدا

کہ تخت شہی کی تمنا نہیں
کہ مجھکو جب لیا وسیلہ نے
گورو جی نے فرمایا اسے گوپی چند
کہ شاہنشہی ہی زیب شاہی کریں
وہان سو طرح چین و آرام ہے
وہاں دوست اور آشنا یار غار
وہاں خواہش ہفت اقلیم ہے
وہاں تن بدن پر صفائی کریں
کہ ہیں وقفین جوگ میں بیحساب
اہی جنگل و بن میں رہنا پڑے
نہ سردی نہ گرمی سے کچھہ ہی ملال
رہ جوگ مشکل ہے اور سخت ہے
چلا جاؤ ہین اور کر راج تو
یہ لازم ہے تجھکو کہ ورد زبان
کہا راجہ نے اوس سمے ای دل نواز
اوسے چھوڑ آیا اسی چھوڑ دون
غلام اپنا مجھکو بنا لیجے
مجھے تخت شاہی
نہیں جو میرے اودی ورلہ
ازان تو ہین شاہ و گدا ایک
نہ اس کو ہی شاہ کوئی گدا

کسیکی اب مجھسکو پروا نہیں
کہاں جاؤن میں اب سے چھوڑ کے
تجھے جوگ کب سے ہوا ہے پسند
نہ یون ترک کرکے گدائی کریں
یہاں ایکدم وہ ہی نا کام ہے
یہاں ایک دو گام پر روزگار
یہاں رنج و اندوہ و سیم ہے
یہاں خاک پر جبہ سائی کریں
پھرین کو بکو یون ذلیل و خراب
ستم جو پڑے اوسکو سہنا پڑے
فقط ایک ٹکڑے کا دھیکے سوال
جو جوگی ہوا ہے وہ کمبخت ہے
لگاتا ہے کیون تاج کو لاج تو
رکھے شکر پروردگار جہان
کہ شاہی کی سب چھوڑ دی حرص و آز
اودہر کار دیدان نے ادہر کار ہنو
کہ مردہ کو گویا چلا لیجے
یہی ہی شہی اور یہی تخت ہے
ولے میں نہ جاؤنگا ہرگز ادہر
کہ جب شکم مادر سے پیدا ہوئے
نہ شاہی میں پیچگا بسہرا

تجھے مین لے دنیا ہوا دیہوس ۔ ندہی اب نصیحت سے آزار بس
ہوئی گویا پہر پہرتری بی تیاگ ۔ کہ فرزند ہو جائیگا تو ہلاک
جو مرضی تیری ہی تو مت ہو ہراس ۔ لیئے چلتا ہون مین گروجی کی پاس
چلے دونو ملکی گوروجی کے پاس ۔ جہجکتی ہوئی اور فقیری لباس
نظر جبکہ آئی گورو کی گوپہا ۔ گئے آپ اس سے کہا ٹہر جا
گوپہا کی جو اندر گئی پہرترسے ۔ گوروسی کہا عرض ہی اک میری
اجازت جو ہووے تو کچھ مین کہون ۔ نہ منظور ہوئی تو ساکت رہون
کہا عرض کر جو ہی کہنا تجھے ۔ کہ منظور ہے تیری خاطر مجھے
کہا پہرتری نے سبہی ماجرا ۔ وہ راجہ کا اول سے تا انتہا
لیا نام پہر اوسکا اور یون کہا ۔ حصول قدمبوس ہے مدعا
اگر حکم ہووی تو حاضر کرون ۔ فقیری مین بہی اوسکی خاطر کرون
کہ ہمشیرزادہ ہے رشتہ مین دو ۔ وہ ہے نیم جان اوسکو جان بخشدو
گرو نے کہا ہے ترا یہہ بجا ۔ تو جلدی سی اوسکو ابہی جا کے لا

پہونچنا گوپی چند کا گرو کی خدمت مین اور چیلہ ہونا اور جا خبر دینا گورو کا

یہہ ارشاد سنکے بلایا اوسے ۔ گرو کے قدم پر گرایا اوسے
گرو نے اوٹہا قدمون سی سر کہا ۔ امر کے لیئے مان نے بہیجا ہے کیا
گروجی کا جب اسکو درشن ہوا ۔ جو دل تہا مکدر وہ روشن ہوا
رکہا ہاتہہ سر پر دعا دی اسے ۔ امر ہوگیا راج کر شوق سے
نہوگا تجھے خوف اب مرگ کا ۔ بہ مثل خضر جا تو زندہ رہا
کہا راجہ نے ہے میری التجا ۔ کہ چیلہ ہی ہوکر رہون آپ کا

تمہیں زیب ہے افسر و تاج و تخت — نہ تو جوگ ہی یہہ بڑی راج تخت

سنو عرض اسی راجہ بہرتری — کرو دین تمہین جوگ مین بہرتری

مجھے جوگ ماں سے یہہ حاصل ہوا — جو مین لستی آ کے سائل ہوا

مجھے بھی ہی رہ مین دہر لیجیے — کرو بہا ہی اپنا سا کر لیجیے

کرو چل کے اب تو کرا دیجیے — میری دلکا سندیہہ مٹا دیجیے

مجھے رہبرون سے ملا دیجیے — گدا ہی کو میری جلا دیجیے

رہ جوگ اب تو دکھا دیجیے — کدورت کو دل سے چھڑا دیجیے

مجھے تخت شاہی نہ درکار ہے — دل اپنا تو اب جوگ کا یار ہے

کیا ترک شاہی کے شایان سمو — لیا مان اب مان کے فرمان کو

محل مین جو تہین سولہ سی رانیان — اونہین چھوڑکر آ گیا مین یہان

یہہ سن بہرتری نی کہا گوپی چند — رہ جوگ ہرگز نہ کر تو پسند

مصیبت ہی اسمین کٹھن راہ ہی — خوشی مین بہی اسمین وہ ہی تہ ہی

جو مین جوگی وہ چشم نمناک ہین — ازل سے سدا سر بہ خاک ہین

ملا اشتیاق آب اور شاہ کے — محبت مین بو انکی ہی آہ کی

بڑی سخت ہی کیا یہہ فقیری کی راہ — لیون بہری نالہ و آہ آہ

تری ماں نی ہی یہہ کیا کیا پسند — نکالا جو گہر سے تجھے گوپی چند

کہا اپنے زانو پہ وہ جان نواز — سمجھانی لگا سب نشیب و فراز

لگے کہنے پہر بہرتری مل بلول — تو جس حال مین ہی خدا کو نہ بھول

یہہ سنتی ہی سن ہو گیا گوپی چند — ہوئی مضمحل اوسکی حالت دو چند

نہ کچھہ ہوش اسکو غش سے ہوا — وہین بہرتری سے یہہ کہنے لگا

جو مرنے سے بدلا ہی ہوگا دہے — رہ جوگ ہی جان گئی یار ہے

ہوا ہائے جنگل میں میرا وطن
کہا سب سے تم میرا نجھو مقدور
پھر کہنے لگا با دل دردناک
مجھے اب محبت سے پرہیز ہے
چلی جاؤ بابا لس اب رام ہے
ہوا جبکہ ہم صحبتوں سے جدا
چھٹے اُنسی وہ اور یہہ اونسی چھٹے
اونھیں روتے اور پیٹتے چھوڑ کر
یہہ تنہا مسافت کے لالی پڑے
بوقت شب بن میں مسکن کیا
کہا روز ہی بیٹھی تھا جوگی جہان
اسی جا پہ تھی بیٹھی جو سی پری
لگا یک کہلی آنکھ آیا نظر
اچھد خوب بولے یہہ پہچان کر
ستایا کسینی کہو خیر ہے
کہا نا میں صاحب بحکم قضا
یہانتک یہہ ہی جوگ لایا مجھے
یہہ سنکر وہ سرگرم زاری ہوئے
اٹھی پھر تڑپی اور لگایا گلے
کہا جوگ تمکو نہیں چاہیے
تمھیں ہائی کسنی بتایا ہے جوگ

او تہالی پڑی اب تو رنج و محن
رہوں تا کہ ہر دم کنا ہوں سے دور
ہوا جوگی اٹھو ملے تن پہ خاک
کہ شمشیر رنج و الم تیز ہے
فقیروں سے ملنے کا کیا کام ہے
لگا چلنے پھر وہ بزرگ نسبا
پھر آگے چلے اور وہ پیچھے ہٹے
چلے جوگی جی اونسی منہ موڑ کر
کہ چلنے سے پانوں میں چھالی پڑے
کہ جاتی ہی نام انکا درشن کیا
تھے کچھ باہر اور کچھ گویا میں نہان
خبر کچھ نہ دنیا کی نہ دین کی
کہ ہے ایک جوگی بزرگ ادھر
ادھر آگئے گھر سے کیوں چھوڑ کر
دیا سلطنت سے ہوا سیر ہے
میں جوگی ہوا اب ہوا سو ہوا
کہ اب نہیں جوگی کا بھایا مجھے
کہ فوارہ آنکھوں سے جاری ہوئے
کہا یا محبت سے سایہ تلے
مناسب ہے یہانسی چلے جائیے
کہ کیوں آپکو یہہ لگایا ہے روگ



کوئی جان کہوتی تہی ہی ہی کے ساتہہ
کوئی نام لے لے کے رونے لگی
محل تہا کہ ماتم سرا ہو گیا
یہہ کہرام ماتم محل مین پڑا
گرو کی وہ خدمت مین چلنے لگا
چلا خاک ملکر وہ خالی خراب
نہ مال و متاع کچہہ لیا ساتہہ مین
جیسے شہر سی اب بیابان مین
سنا جسنے راجا کے احوال کو
ایکعالم کہڑا اسپہ جان کہوتا تہا
یہہ آگے تہا اور پیچہے مخلوق تہی
تہا سب سے اپنی سبب جوگ کا

کوئی رو رہی کوئی ملتی تہی ہاتہہ
الم سے کوئی ہوش کہونے لگی
یہی کیا تہا اور دہوم مین کیا ہو گیا
جو راجا نکل کر محل سے چلا
جسے مہر و مہ دیکہہ جلنے لگا
کہ جسطرح ہو مہر زیر سحاب
فقط سو ستا کمبل لیا ہاتہہ مین
کیا ترک سب آن کی آن مین
نکل آیا گہر سے وہ بیتاب ہو
جدائی سے اوسکی ہر ایک تہا تہا
چلے جاتے تہے روتے اور پیٹتے
کہ ان نے یہہ خلعت عنایت کیا

تم ہو ذات عالی اور عالی جناب
میری آرزو تھی کہ شاہی کرون
کھڑا ہو گیا جذب مین آن کر
دیا پہینک سر پر سی تاج ایکبار
جو کہتے ہو تم ماننا جوگ ہے
مجھے یہہ تہاؤ رجگ ہنسائی نہو
جو سروت کا افسوس آنے لگا
نہ بر آئی دل کی کوئی آرزو
لیکے تو ماں باپ چاہین ہین عیش
شہی سی گدائی لی یون نصیب
کہا ماں سی لیں اب گرو کو بتاو
کہا ماں نی راجا سے کچہہ غم نکر
وہ اب دہوت اور تیرا نامعون ڈہان

پڑہاتے ہو کیون مجہکو غم کی کتاب
لی اب تیری مرضی گدائی کرون
کہا چہوڑ اسلیے مین سلنے ونارانگ
اوتارا وہ کہنا رصع نگار
یہی جوگ ہے اور سنجوگ ہے
بہلائی مین کوئی برائی نہو
تو رو رو کے ماں کو سنانی لگا
رہی ولکی دل مین یہہ سب گفتگو
تمہارا بیرے واسطی تہا یہہ طیش
قیامت مگر آ گئی ہے قریب
کہ آؤ اگون کا سنہی نہ لگاؤ
وہ بیٹہی گو بہایت جواب دہوپ کر
کہ ہین سمیکڑون سیلیہے جوگی جہان

جوگی ہو کی راجہ گوپی چند کا جانا اور انہون کی مفارقت راجہ مین شور و غل مچانا اور رانی رتن کنور کو غش آنا

چلے جوگی ہو سب ہی کو بات جوڑ
ہوا شور و غل یہہ محل سے بلند
محل مین جو تہین اوسکی رنگ شان
رتن کنور رانی کو غش آ گیا
دی بولی کہا ہی یہہ کیا ہو گیا

نہ اسمیں ماتا کو اور منوہہ کو موڑ
کہ جوگی ہوا ہائے یون گوپی چند
لگے ہونے رو رو کے سب نیم جان
کسینی نثار اپنی جان کو کیا
اودہا ناستم کا بلا ہو گیا

ادسی آن مین کیون نہ دی سنکھیا / کہ جس وقت مین تیرے پیدا ہوا
جو ہی ہوگا قسمت مین ہاں جو لکھا / رہا کون ہے کون رہجائیگا
تمہین ہوگا آرام پھر یہہ کہان / جو میرا نہ پاوگے تم کچھہ نشان
وہ سن سنکی من ہو گئی بے دلے / کہا دل مین بہتر ہے یہہ جوگ لے
گرو کا تھا یہہ حکم اسکے لیے / کہ بارہ برس تک یہہ بیٹا جیے
وہ سال مقرر گزرنے لگا / جو فرمایا تھا وہ قریب آ گیا
یہہ ماں نے کہا اے ارجمند / تو یہہ جوگی رہجا میرے گوپی چند
تو جسدن تولد ہوا تھا میرے / میرے گھر مین لاکھون جواہر بہے
یہہ رشتہ جو ہیت جاتکے ساتھہ ہین / پس مرگ پھر تو کہان اور مین
جو نامرد ہین وہ مرتے نان پر / جو ہین مرد بازی کرین جان پر
گدا ہی کوئی یا کوئی شاہ ہے / سبھی کے لیے موت کی راہ ہے
یہہ دنیا کی دولت پہ دم مارتا / عبث ہے یہون ہے نقد جان ہارنا
اگر چھوڑدی پانچ اور سات کو / تو پھر دیکھہ لے گا کرامات کو
تری باپ نے بھی نہ مانا کہا / تنفر فقیری سے اوسکو رہا
جو شاہی کو چھوڑا اور جوگی بنی / وہ سب سادہ سامو نہین ہوگی بنے
وہ جوگی نہین ہین بدہ گی ہیت دنا / وہین پیٹ کے پیارے روگی ہین وہ
نہو گا تجھے تم سمجھے ہے الم / ستم ہے ستم ہے ستم ہے ستم
یہہ دنیا جو ہے مثل خواب و خیال / اسی ترک کرتا کہ ہو باکمال
تو ہو جائیگا سادہ ولی سادہ جوگ / جو کایا کا تیری نکل جائے روگ
کیا ماں کی افسون نے اوسپر اثر / وہ جب صاف شیشہ مین آیا اوتر
کہا ماں سے اے مادر مہربان / کرون وصف تیری کہانتک بیان

ابہہ سنگ کی سن خواب ہوش اڑ گئی
یہہ دربار مین جاکے حاضر ہوا
کہا یہہ ابہہ سنگہ نے ای شہا
خدا تجہکو شاہا سلامت رکہے
سلامت رہو اور رہو شاد کام
محل مین ابہی جلوہ فرمائیے
یہہ سنتی ہی وہ راجہ نامدار
سواری منگائی جواہر نگار
محل مین سواری جو داخل ہوئے
جو داخل وہ آرام جان ہو گیا
منگا طشت جو کی مرصع نگار
نہا دہو کے پوجا لگا کرنے وہ
دہرم اور کرم سے جو فارغ ہوئے
مہاراج نے نوش کہانا کیا
تناول کیئے لقمہ رغبت سے چند
جو کہانا وہ کہانے سے فارغ ہوئے
میری عرض ہے گرچہ منظور ہو
کہا جب چلین آپ رنواس کو
ادہر تو یہہ رانی کی کہولی زبان
بدن دیکہہ راجا کا دل مین کہا
اسی سوچ مین بام پر اوسکہ رہی

چلا وہ تماشے جابجی کبوتر اوڑے
سو وہ بہوا دست بستہ کہڑا
سب مجہے عرض کرنا ہے اک مدعا
سلامت رکہے با کرامت رکہے
تمہارا رہے نام قایم مدام
جمال مبارک کو دکہلایئے
ہوا مضطرب اور بے اختیار
بصد شان و شوکت ہوا وہ سوار
وہان بہی وہی ایک محفل ہوئے
محل غیرت گلستان ہو گیا
کرم پالی شفقت اور آبدار
سمرنی لگا نام ہر نام کو
منگائے وہ بہوجن جو تیار تہے
کہ رانی نے لیے بہور جہل کو جہلا
کہ کہانے مزیدار تہے دلپسند
کہا پاس رانی کی یون آ سکے
کہ دلسی میرے کچہہ تو غم دور ہو
تو کچہہ آس ہو جائے کہ اس کو
اودہر آن نکلی کہین اوسکی مان
کہا ہی یہہ اب خاک ہو جائیگا
پہر روئی کہ برسات کی تہی جہڑی

سناتا ہون مین حال ایک رات کا ۔ عجایب غرایب طلسمات کا
کہ دیکہا تہا رانی نے خواب زبون ۔ ہوا اسپہ ظاہر بہت بدشگون
تہا دربان اوسکا ابہہ سنگہ نام ۔ کہ تہا پاسبانی سدا اوسکا کام
کہا جاؤ جلد لیسی دربار مین ۔ یہہ کہنا محل مین طلبگار ہین
کہا یہہ ابہہ سنگہ نے رانی سے ۔ کہ مین پاسبانی پہ چہوڑون کسی
مبادا اگر راجا ہو خشم گین ۔ کہین پہر تو میرا ٹہکانا نہین
سنایا اوسی حال سب خواب کا ۔ کہا ماجرا جان بیتاب کا
کہن کیا ابہہ سنگہ سن جو زرا ۔ مجہے خواب مین ایسا ظاہر ہوا
شکستہ ہوئین چوڑیان ہاتہ کی ۔ انہین پریشان ہوئین ساتہ کے
یہہ نتہہ ناک کی ہای بل کہا گئی ۔ کدورت سی دل پر میرے آگئی
چہپرکہٹ جو تہا خاص وہ گر پڑا ۔ دوپٹہ جو سر پر تہا وہ پہٹ گیا
کہا ای ابہہ سنگہ جا تو شتاب ۔ زیادہ نہین مجہکو کہنے کی تاب



آغاز داستان سحر البیان

پلا ساقیا ارغوانی شراب — کہ دل سے میرے دور ہو پیچ و تاب
تہا ایک شہر دہارا نگر یہ سنا — کہ راجا تہا وہان کا سری گوپی چند
عدالت سخاوت مین مشہور تہا — پدم اوسکے پائون مین آ رہتا تہا
اور ایک چاند چہرہ یہ اوسکی عیان — خجل جس سے ہووے مہ آسمان
جو محلون مین تہین سولہ سے رانیان — کبہی خاص وہ ان مین تہین آرام جان
سوا ایک وہ ان مین رانی رتن کنور تہی — مہاراج کی اوس سے تہی دل لگی
وہ مادر جو تہی اوسکی مینا وتی — بہت نیک سیرت کلید عقل کی
غرض سب طرح سے وہ دل شاد تہا — یہہ دنیا کی قیدون سے آزاد تہا
فلک نے عجب رنگ دکہلا دیا — گرسنہ کو شہی سے کیا یون گدا

خواب [illegible] رانی کا [illegible] بالکا وزیرون سے جوتشی طلب کر راجہ کو [illegible]



بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں حمد سعید و کیونکر رقم ۔ زبان مین نہ طاقت نہ تاب قلم
عجب قدرتین اوسکی ہین بیشمار ۔ وہی جانتا ہے جو ہے ہوشیار
گدا کو کرے شاہ شہ کو گدا ۔ کسیکو نہ یارا ہے چون و چرا
پہرے ہین بہت ڈہونڈتے پیار کو ۔ نہ پایا پر آخر ترے بہید کو
خدایا بحق ہر بلیات سے ۔ حفاظت مین رکہہ تو ہر آفات سے
دعا ہے یہہ عاصی کی لیل و نہار ۔ گنہ بخشدے میرے پروردگار
عجب وقت یاد رہے طالع سعید ۔ کہ قصہ لکہا ہے بطرز جدید
فسانہ جو دیکہا بہت دلپسند ۔ نظر آیا ایک قصہ گوپی چند
خط ناگری مین تہا لکہا ہوا ۔ چہپوں مین اوسکا یہہ مضمون تہا
سو تحریک کے دل لگے یون دم بدم ۔ کری اسکو اردو مین گر تو رقم
تو اس سعی پہ ہے تیرا دنیا مین نام ۔ کرین یاد نیکی سے ہر خاص و عام
فلہذا اسی کاغذ کا پرچہ نکال ۔ مین لکہنے لگا اوس فسانہ کا حال
توقع ہے اہل ہنر سے مجہے ۔ کرائین نہ اپنی نظر سے مجہے
کہ شعر و سخن ہے نہ پیشہ میرا ۔ فقط دل لگی کے لئے یہہ لکہا
سہو کوئی سہو ہو یا کوئی عیب پائین ۔ کبہی حرف اس شاعری پر نہ لائین
کہا کالی پرشاد ناصح نام ۔ تخلص ہے مدہوش مشہور عام

بعین الطاف و حسن فیض توفیق رنگین شاہی گل ریحان

قصہ عجیبہ با ماجرای غریب کہانی لاثانی دل لگی کی باتیں یعنی مثنوی پسند المعروف



تصنیف شاعر سراپا ہوش لالہ الہی پرشاد صاحب المتخلص بہ مدہوش

مطبع فوق کاشی میں شیخ علی بخش شاہ کی اہتمام سے چھپا

من بر لب خشک ...
تا بر لب خشک ما لب ...
گر تیغ کشی پیش تو سر ...
حقا که یمین جهان ... پیش تو سر ...
در خیل اسیران تو من ...

آن یکی نالهٔ انا الحق زد
لیس فی جبتی سوی الحبا
نیست توحید جز این یعنی

وان دگر گفت ربی الاعلی
ستر وا از عاشقان مرد خدا
خود تو لی از زبان او گویا

تمام شد

غزل مولانا جامی

رخ زرد دارم ز دوری آن ...
چه من کاست گوئی شب وقت ...
خطت خضر جید مجت ... تبت
بجنت نعیم مقیم محبت
لبهاست بگفتن فصیح

زده داغ دردم در دل آذر
مه تو که باشد بدین گونه لاغر
تنت سیم لعل لبت تنگ شکر
بهشت علو نصیب محقق
بطلعت صبح بگیسو معنبر

رباعیات صنعت

من با غم عشقت ای صنم برنایم
تا چند نهی تیغ ستم بر نایم
...
ای بت پسر از ... وگر ...

تا بر نکشی ز چاه غم بر نایم
باید که کنی لطف و کرم بر نایم
...
باید که بسوی بنده ترس آئی

من در طلعت ... عالم
چه ... کدام ...
پیراهن او ...

باشد و بچهار بحر خوانده شود یکی بحر هزج مثمن سالم مفاعیلن هشت بار دوم

بسم الله الرحمن الرحیم

انسش دارد و بمین زیاده رغبت	سالکش دارد از نمو فهم
حامی دین و ملت اسلام	لؤلؤ بحر خلق و علم تمام
مونس جان من برادر من	از همه همنشین و یار و یاور من
اندرین شعرهای لاثانی	عقد آن نکته‌های عرفانی
هر مصراع اولین برگیر	نام من بیگمان از و در گیر
حرف اول ز مصرعه تا لے	جمع سازی تو نام او دانے
ختم شد قافیه نامهٔ مقبول	بخدا فارغم ز رد و قبول
گر ز پی بیت تحفة الاطفال	گفته ام بر سبیل استعمال
هر که خواند دعا طمع دارم	زانکه من بنده گنهگارم

تمت

مناجات مستجاب بدرگاه قاضی الحاجات از زین بلمیین رحمة الله علیه

عاشقانت که مست عشق تواند ...

شور و غوغا برآمد از هر جا ...

قطره‌ها در حریم تو ...

ذره در هوای تو خورشید ...

رو نهاده بجانب ...

تا که حسن و جمال بنما ...

دو جهان شد بیکی نفس پیدا

تا تو نور و سنا ظهور آوردی ...

قدرت حق بود ز جبهه تو
رو دست جام جهان نما سعد را
قدمت بر قدم سنے را شد
گر همه من تو رهنما سعد را
قالب آمد طریقت یزدان
جسم پاک تو چون فنا سعد را

نظر تست کیمیا سعد را
قلب طالب مس سیه با سعد را
یار ساقی ما
لب بلب قرقدہ
دور چشم بر بسته
از کسے مطلب

قطب اقطاب غوث محبوبی	جان توی عارفان دیگرتن
قسمت هر که شد غلامے تو	گشته آزاد خویش ز قید محن

ردیف واو

قمرے آشنا چرا کنم کو کو	سرو من کرده من گل نسترن هو
قلب مخلص ز روح محک محقیست	سره و قلب را شناخت ازو
قطب سان گو ز جانی جلبند	دل زبا و مے رود هر سو
قدسیان خورده پاکتر کردند	شد مے طاهرے مرا سبو
قائل جنبش ارادی چرخ	قاسران از دست پنهان و

ردیف هاے هوز

قلب صوفی هست مثل آئینه	نگزیند در و مکان کینه
قدم اندر طریق باید چسپید	نه و هم این گفت شیخ دید
قلب و انار جای معنی هست	فشتر فلک سست آنز
قارے تسبیحه هاے آنادی	همه هفته پرشد اچه آو

کن همه حاجت مرا اسعاف	قادر بهر احمد مختار

ردیف حرف القاف

طائر روح شد ز طاقت طاق	قفس تن شکسته جور فراق
زان تپید در شغف دل مشتاق	قائم النار کے شود سیماب
زال پر تنهیز را بده تو طلاق	قاصد عقد دختر ز باش
غیرک لیس ربنا من واق	قسوة القلب بالجحیم تسیق
کہ سوی حق با خرست مساق	قل هو الله در دکن مقبول

ردیف کاف تازی

هست صدیق رض عارف چالاک	قائم اول بجای احمد پاک
در حق زبیر یعنی شد تریاک	قول آن ناطق تحی معروف
روح عثمان رض جسم او در خاک	قبله گوشواره عرش ست
پر ز نورست تا سمک ز سماک	قبر زهرا و حمزه و عباس
بار باران رحمت از افلاک	قادر ابر مهاجر و انصار

ردیف لام

قابلان از عمر در سطر و داند	خاشعان از جناب او مهبط
فایده سالکان شده بطریق	فرس نفس هر که گشت سقط
قد تو عمر عاشقان و هست	چشمهٔ زندگی و ظلمت خط
قتل از سیف یا بغمزه بکن	من شهید توام بهر دو نمط

ردیف ظاے معجمه

قادرم دار دار ازبلا محفوظ	از دم خنجر او محفوظ
قیس آساره خودی بگذار	تا بود نامت از فنا محفوظ
قدرتش حق نداد ازین باعث	ماند از جرم پارسا محفوظ
قاضی حشر و نشر از آتش	دارم بهر سعد اولی محفوظ

ردیف عین مهمله

قل عندی العمل مطاع	یا آلهی منهم قصر الباع
محیط خیرست در زمانه من	عیب با صد من هنر یک صاع
قاصرم در عبادت و طاعت	کان فی اللهو نقد عمر ضاع
قلع اصل تعلق از دل ما	نی زن وی مال را نمود وداع

قاصد راه راست شد آگه
سید الخلق راشد از ابنای
قانع و دست مزد خود بشناس

ردیف عین معجمه

قالب دارم از هجوم داغ

ردیف فا

حرف القاف

قدرت صنع حق تماشا کن
فلک دوار معرفت بگذار
قلب باحق بید از هر دانه
قبر صالح چو خوابگاه خوش است
قالب اندر ریاضت از دار
قصه های مضی و استقبال
قصد عصیان مکن دگر سر زد
قلب و شندلان عجب شمعیست

لسونه در بند جنتی مجبس
تا شوی ایمن از عجم و افسوس
چون تو در ملک استقامت کوس
حشر خیز اندیشه خدا چو عروس
همچو در ریاض چون طاوس
بر بخوان و بجال شو مانوس
شونه از رحمت خدا مایوس
که بود گردش آسمان قانوس

ردیف شین معجمه

قدح می بدام کش فاش
قید سی زلف تا بدار صنم
قصر جنت برای تعمیر نیست
فوج آسا سجده گر ننگ فند
قدرت حق عیان است از مخلوق

بر سر تا دوام شکر معاش
که بماند از زمین سیاه بلاش
بهر آنست کو نسیت عیاش
جمع هر جا که می شوند اوباش
هست هر نقش وال بر نقاش

قبله عارفان انام هدا | قد قضیت ایام را معبد
قائلان خلاف اصحابت | اعین قلب شان بسقم رند
قابل زخم جسم اعدایت | خلد شد دوستانت را مزید
قم رحین و لمت سیفات | بر سر استعلاست تا باید
قوم تو بهترین اقوام است | دیگری جنت سفان کجا قد
قاب قوسین راز بهر قابلش | دست پاک مبارک و مجد
قوم انصار احمدی را بد | هر که گوید و اشهر مزید

ردیف ذال معجمه

قصه نی چو ذکر یار لذیذ | کان چو شهد است بسیار لذیذ
قیل و قال تو از ره الطاف | هست چون نغمه هزار لذیذ
قید زنجیر زلف و دام خطت | بیش از سیر سبزه زار لذیذ
قند مصری شد از خجالت آب | گو شکر مثل لعل یار لذیذ
قدح باده محبت تو | باشد اندر دل فگار لذیذ
قاصد نوش آب حیوان نیست | هر که هست است آب دار لذیذ

ملب من گفت معنی حم	بر سر روش شاه مصطفی حسن است

ثای مثلثه

قتل ناکرده جز جفاست عبث	آختن تیغ بی خطاست عبث
قوس ابرو نست تیر مژه	بستن ترکش جفاست عبث
قسمت بیدلان غم هجران	شکوه چرخ فتنه زاست عبث
قیدی از زر نه ایم چو پیچش	کله کاکل دوتاست عبث
قالب شیخ من بعشق بتان	خسته سنگ زیره ماست عبث
قاتلا بر دره بخون دلم	پنجه پس بستن حناست عبث

جیم عربی

قتل تیغ نگاه را محتاج	بحیات ابد کجا محتاج
قیصر و جم منم بدولت عشق	شد بعظم تنم هما محتاج
قاسم روزی زمانه نکرد	جز بخون جگر مرا محتاج
قالب زار و ناتوان و نحیف	شد نمودش بسیما محتاج
قال تو صیقل ست و مرشد من	دلم آئینه جلا محتاج

حای حطی

خای معجمه

دال مهمله

قادر کار ساز ... خالق ... تمت از ازل ...

باب موحده

تمت بالخیر رسالہ قافنامہ مصنفہ مولوی غلام سرور متخلص بعاصی

حمد | بسم الله الرحمن الرحیم | باربتعالے

حمد پروردگار عالم را | که وهاب روح آدم را | حاکم و عادل و سلام و حمد

واحد و واسع و ودود | ورد دارد محامد او را | نعل در گوه در دردانا

حمد او در دعور در ملک | مدح او کار ماه و کار سمک | عطر او دهر را معطر کرد

راح او روح را مصور کرد | رطل او مصدر سرور آمد | راح او مرہم صدور آمد

او دہد علم و حلم و رحم و کرم | او دہد ملک و مال و کوس و علم | او دہد عمر و مرگ و صلع و دع

او دہد صحو و سکر و سمع و سماع | او دہد سہو و لہو و حرص و طمع | او دہد راح و روح و علم و دع

صلحا را که داد رحم و کرم | امرا را که داد کوس و علم | مالک ملک کردگار ہمہ

تمام شد

قاف نامہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الف ممدود

وای بر حال آن | از وجیب نابده

ورونا خدا مکن عاصی | هنگ به برآورت زورق

عنبر پاک نهور

اهر در یاد حق بود شائق | نور در جسم را بود لائق

همت هر که او فتاد بلند | از همه مردمان بود فائق

هر زامر شده ضرور بود | براه خدا بود شائق

زانکه اندر جهان گذران ست | بدنها با وی بود و لائق

هر چه خداست | عاصیا دل بیند با خالق

ای الهی مرا بده تو | تا بمانم به بحر پا و عنبر

ای الهی مرا مکن ضائع | احمدی که هست شفیق

ای الهی بحق یارانش | زان همه بود صدیق

ای الهی بحرمت فاروق | پس به عثمان و بوتراب خلیق

غفر با گناه عاصی را | این ساز نگور تا ر و مضیق

اودهر را حضار بر هم امام صوامع ملکی
دار بدار س عصر او آمد اسعد اعصار
دور او آمد اکرم ادوار

علم و عادل دانا آمد [illegible]
و صلا ما داده اهل عا [illegible]
الله علیه و آله

تحفت بسجه بد ترین تحیت	نشنود یار مبتلای فراق
موی زلفش برخ برافتاد	ماه تا چه شده ز رنج محاق
ماه من یاد حق بکن دائم	تا ترا باشد از بلا ما واق
من عاصی تجار و مزین [illegible]	ارحم الراحمین بکن اشفاق

غزل نون

نوش با نیش کرده ام تحقیق	بشنو از دل که نکته ایست دقیق
نکته رمز باده از و نیست	نیکی برابر بزر سنگی تو رحیق
نکنم نسبت نیست بالعقل	چون فن هم سنگ بر ابدان تطبیق
نیکی را که آب گردیده	کی توان از آب گرد نش تفریق
نیست کعبه و در دل عاشق	فرض باشد طواف بیت عتیق

غزل واو

وه که در زیر گنبد ازرق	نیست خالی دلی ز سوز و قلق
وصف خالق چسان کنم تقریر	کو ز ظلمات شب نمود فلق
وعده صبح کرده و نامد	تا ز [illegible] که شتم غرو شفق

غزل کاف فارسی

گفتگو با کسی مکن نفاق	حرف صافی بدست از اعلاق
گر به بینی غریبی افتاده	دستگیری کن از سر اشفاق
گرد باطل مگرد و گوش مکن	تا نگردی تو لائق احراق
گفت ناصح اگر نمی شنوی	نیست فرقی میان تو و ادراق
گوش بر نا شنیدنی مگمار	پند عاصی ست خالی از اغراق

غزل لام

لای توحید هست بحر عمیق	اندران بحر گر شدی تو غریق
لب به بند و مکن دران فریاد	که رسیدی بمنزل تحقیق
نقطه شیرین گراستی دارد	شده مخدوم هر که هست خلیق
لازم غربت ست همراهی	او لا یار بعد از انست طریق
لوم عاصی اگر کند لائم	راست گفتست هست ناصح شفیق

غزل میم

سکه چندین نوشته ام اوراق	گفته ام حرف خوبی و اخلاق

غزل واو

غزل ها

غزل یا

فرسی را سر شناخته اند	گونه گون خورده قلبه های فرق
فرس گر نیست عاصیا چه بلا	به زیانیست اشهب ابلق

غزل قاف

قاف تا قاف جمله آفاق	مظهر قادر علی الاطلاق
قدمی چند بیشتر بگذار	تا به بینی مظاهر خلاق
قوت و قوت نیست بر کوشش	از کرم میرساندت رزاق
قبله راه نیست میدانی	نظری سوی قبله نیست و براق
قل هو الله خوان عاصی	گر تو هستی ثواب را مشتاق

غزل کاف

گر دباید براه حق اتفاق	تا بکار آیدت بروز مساق
کن کرم تا ز نجیبا برسی	نفع دارد بزهرها تریاق
گر شود بیوه سیاه کار درست	سنگ آتش نداد بی چقماق
کفر در عاشقی ست خود بینی	خود شناسی نکنند عشاق
کار بر رحمت خدا بگذار	باش عاصی تهی ز بغض و نفاق

علم او شامل است بر اشیا — قول او صادق است و خود اصدق

عارف آن است کو خدا بین است — غیر حق مطلقا نخواند سبق

عجم ار گر ثناش نبود بسی — نتوانی نوشت نیم ورق

عاصی از فعل خویش منفعل است — سخن است گفته است الحق

غزل غین معجمه

غیر حق کیست کو دهد توفیق — بجز توفیق نیست هیچ رفیق

نجم دین غیر اگر مسلمانی — که بکار آیدت بگو [illegible]

غرب تا شرق گشته اندیشه — کنه حق نکرد کس تحقیق

غایب از خویش اهل حق هست — عاقلان گفته اند نکته دقیق

غزل راه تو عاصیا دنیاست — دین بدست آر که احسن است طریق

غزل قا

فکر در ذات حق بکن مطلق — باش در بحر وصف مستغرق

فهم قاصر بود ز درک ذات — عقل عاجز بود ز کنه حق

فارغ از شغل این جهان ابله — غافل از فکر آن جهان احمق

غزل کاف [illegible]

غزل طای مهمله

طبع را اگر خدا دهد توفیق
نطق و همت بهم شوند رفیق

طوطی طبع من شود گویا
لب گشاید بمدح شاهی و شیق

طهر اخلاق شیخ خود گویم
که بود در بحار وجد غریق

طور آن بادشاه کشور فقر
بر عزیزان عیان [illegible]

طبع عاصی چرا نگردد شاد
نام پیرست نقش دل چو عقیق

غزل ظای معجمه

ظالم از خود شده بدریا غرق
دیده دانسته بحر بی برق

ظرف هر کس بقدر او باشد
روشنیست این سخن بغرب وشرق

ظاهرست این کسی نمی یابد
روشنی دل از ریا و زرق

ظهر خود خم کن از برای خدا
که پناه و مناص تست ز حرق

ظلم بر خویش کرده عاصی
که ز نیکی بدی نه کردی فرق

غزل عین مهمله

عالم الغیب کیست غیر از حق
زانکه او هست قادر مطلق

غزل طای مهمله

[illegible]

شد چو بدر منیر روشن تر	بدر عالم ز بخششِ خلاق
شام عاصی بدل شود بارو	گر به بیند بسوی یم از اشفاق

غزل صاد مهمله

صیت فیض فقیه روشن دلق	رفت در دهر بر زبان خلق
منقبتش گر کنم ہمے شاید	تازه تر مرا از زبان خلق
جرم او از برای حق باشد	اجر آن بر خداست نی بر خلق
صوفی صوف پوش پاک گهر	پیر فرخ سرشت روشن دلق
صاف کن مس خاک عاصی را	بدر عالم توئے گزیده بخلق

غزل ضاد معجمه

ضد و ند بش که دید ور اخلاق	بدر عالم ستوده آفاق
ضیغم نیستان توحید ست	شهره در شهرهای روم و عراق
ضیف را چون خلیل او دوست	هست متوکل و بر رزاق
ضار و موذی ز نام او معدوم	رنج ز نیست زیر هفت طباق
ضعف عاصی بدل شود بازو	بدر عالم اگر کند اشفاق

غزل ظای معجمه

ظالم روشن کند در آب چراغ

خانه ما میکند خراب چراغ

[illegible]

غزل عین مهمله

[illegible]

ژنده پوشش پادشاه دو کون	خرقه را او حبیب ست در تحقیق
ژرف دریای عشق بی پایان	بر نه آید کسی که گشت غریق
ژاژخا از خدا نمی ترسد	عمل او سرود و چنگ و رحیق
ژاژخائیست عاصیا نیکی	نکنی گفتگوی بی تصدیق

غزل سین مهمله

سیم و زر را اگر دهی تو طلاق	سرخرو میشوی بروز مساق
سبب آمد نجات را حسنه	سبب آمد خلاص را انفاق
سر بسر دهر انقلاب بود	این سخن راستست بی اغراق
سرخی و زرد و سبز فائده چیست	گر شدی سنگدل چو سنگ سماق
سرمه کش خاکپای بدر منیر	عاصیا تا شوی بعالم طاق

غزل شین معجمه

شکر حق را که بدر پیر اخلاق	کرده باشد مرا جدا ز محاق
شده‌ام از جان غلام در گه او	بسته‌ام بر میان من منطاق
شاد مانم ز بخت فرخ خویش	پیر ما هست شهره آفاق

غزل راے مهمله

رهرو راه عشق و عاشق طاق	شیخ پیر محمد عشاق
راحت جان ماست پیر شفیق	در حقیقت چو احمد رزاق
راه او ان شیخ نقشبند برد	که دران از حقیقت ست مذاق
روشن از نام سید حافظ	بدر عالم ست در آفاق
روی عاصی غلام سهروردی	روز محشر خدا کنی تو براق

غزل زاے معجمه عربی

زاهد و زاهرست در آفاق	که خدای جهان بود رزاق
زور تو کے رساندت روزی	حق تعالی ست ضامن ارزاق
زمرهٔ عارفان اصل حق	بهر دنیا کجا شده مشتاق
زاد شان ذکر حق بود دایم	زاد شان طاعتی که باشد باقی
زهد و زر عاصیا درین عالم	برده گو زاهدان و محنت شاق

غزل ژاے فارسی

ژند باژنده خوان بود زندیق	زندقه هست واجب التحریق

غزل راء مهمله

[illegible]

خودم من زیاد حضرت میر	می برآرد مراد من بی برق
خدمت شیخ باختیار الدین	که مرا سوی حق بود سابق
خبر حال عاصی مجرم	گر بگیرند انسب والیق

غزل دال مهمله

داد شیخ شهاب سر ز ورق	مصلح الدین را دو بند الیق
در فقیر بیست خوش محمد شاه	چون تو نسیم ثنا بری ورق
در جهان سید جلال شده است	شیخ را چون گرفته او فرق
مانند یوسف بمدتی که بدیر	یافت او حق پر از نعیم طبق
دارد عاصی امید بخشایش	ز آفرینش گنبد ازرق

غزل ذال معجمه

ذکر او در اشتدهم مشتاق	پر کنم از ثنای او اوراق
ذات آن پارسا که زیبا است	نیست چون او کسی بهر دو عراق
ذوق شوق که بایزید نمود	نتوان داد در رقوم سیاق
ذره خورشید کرد عبدالله	داشت در علم فقر طمطراق
ذم عاصی اگر کسی بکند	دوستدار است فی ز رو نفاق

[illegible]

غزل حاء مهمله

چون دل تو بود حزین و رفیق	دیو و انسان شوند بهر توفیق
چشم تو خوشتر است از نرگس	لب تو خوشتر آمده ز عقیق
چار ناچار همرهم که نبی	گفته است الرفیق ثم الطریق
چهره آب را بگل که نسبت	تا ختن را بمه کجا تطبیق
چه به ترتیب شیوهٔ عاصی	که بهتر نیست زاد و راه و رفیق

غزل خاء مهمله

حرف معروف بود اول حق	حق سبوده ادیب داد سبق
علم از و یافت سری سقطی	شد بر گشت راز هفت طبق
حامد او جنید بغدادیست	که به بحر فناست مستغرق
حسن طاعت گرفته ز و شبلی	شیخ عبدالعزیز زد ملحق
حیف عاصی اگر شود مایوس	روز فردا که خلق بیند حق

غزل خاء معجمه

خلوت شیخ ابوالفرح صادق	شیخ علی شد بوعصا و ناطق
خادم او ابوسعید بود	یافته فیض از در خالق

غزل ذال معجمه

اسم با نور لب جان چراغ ذاکر
ذوق دیدار کرده تا حاصل
وصف او سا تو در دهان چراغ
ذکر دوست تو بر زبان چراغ

دیده آهوست در صحرا چراغ
دولت بیرمان روشن ترست
پاره گاه گشت در مینا چراغ
در شبستان دل تاریک من
داغ عشق دارد از عنا چراغ
دست مهر و ماه می‌بندد
ذره از داغ من هر جا چراغ
کامل زبس نیش قرو...
چشم ما ...سوخت در دریا چراغ

تو برآری آله عاصی را | بحق نام بهار بحر عمیق

غزل ثاء مثلثه

ثبت شد بر فرازه هفت طباق | وصف حسنین هور دا اخلاق
ثمن ذکر نام زین عبا | جان بود گروهی زرد و فاق
ثروت باقیست در دو جهان | صادق آمد ز جمله مردم خلاق
ثور چرخ و زمین کشیدی بار | تا که هم از مهر زر شدی مشتاق
ثوب عاصی ملوث عصیانست | دور دارش خدا ز فسق و نفاق

غزل جیم عربی

جسم اگر کوفته بعالم بوق | زدر رضا بوق بر سر عیوق
جان من بر تقی نقی ست فدا | بر حسین باشدم تمام وثوق
جهد کن آنچنان که حق گوی | حق حق و باطل آن بد است زهوق
جبهه ساید بدرگه رزاق | هر که خود را شناخته مرزوق
جاه عاصی همینست در عالم | که زبانش بحق بود منطوق

غزل جیم فارسی

بمکانے کہ لامکان باشد زینت زین هفت بحر بے رونق

بهر امت گرفت وعده بهشت میوه و نهر و جامه استبرق

بطفیل نبے عجب نبود که بعاصی ازان دهند طبق

غزل یاء فارسی

پاکبازیست شیوهٔ عشاق زان سبب شهره اند در آفاق

پادشاهان لشکر حسن اند جمله دلبران سیمین ساق

پا نهد در حریم وصل مدام هر که تن کاسته بمحنت شاق

پر ز آتش اگرچه باشد سنگ لیک آتش نداد بے چقماق

پند استاد گوش کن عاصی علم شد بر گشتن اسواق

غزل تاء فوقانی

تابعی الوری بیت عتیق شد بر عرش او سر تحقیق

تابع قول او ابوبکر است زان سبب گفته احمد صدیق

تد بوده عمر دگر عثمان عاقبت تابعی شد در رفیق

تن خود کاسته بر بد علی بولایت ازان شده است حقیق

غزل ثاء مثلثه

هو النور

بسم الله الرحمن الرحیم

غزل الف مقصوره

بسم الله الرحمن الرحیم

غزل الف مقصوره

ای جهان آفرین یگانه خلاق ‌ ‌ ‌ از همه قیدها علی الاطلاق

از کرم هاے تو همے خواهم ‌ ‌ ‌ این دعا بالعشاء والاشراق

ارحم الراحمین کرم فرما ‌ ‌ ‌ پر گناهم اگرچه در آفاق

آب چشمم از خجالت عصیان ‌ ‌ ‌ گر عنایت کنے زهی اشفاق

آرزو دارد عاصی از کرمت ‌ ‌ ‌ که ببخشی گناه او خلاق

غزل باے موحده

بخدا مصطفی بود برحق ‌ ‌ ‌ که به معجزه نمود مه را شق

بر فلک رفت در شب معراج ‌ ‌ ‌ نفگند بیام چرخ دهق

بعون صانع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان نسخهٔ



در مطبع فیض حسینی باهتمام نادر خان طبع زین مطبوع جهان شد

الحمد للہ والمنہ کہ نسخہ قصۂ عجیبہ و قصۂ منظور مع تصویرات یعنی فیض آبدی مطبع
گلشن محمدی میں چھپکر تیار ہوا لہذا جملہ بیوپاریان و تاجران کتب کی خدمت
میں عرض یہ ہی کہ جو صاحب مطبع ہذا میں تشریف لاینگے اور جو مال موجود ہوگا
بہت کفایت سے پائینگے یقین کامل ہی کہ وہ صاحب
بہت فائدہ اوٹھاینگے راقم نیازمند منشی محمد صاحب
علی مالک شیخ الہی بخش عفی اللہ عنہ و جو مہر خاتمہ پر ہوا
سند اس امر کے یہ مجموعہ چھپا ہوا اور کہیں چھپا گا دی اوہ
مستعمل ہاتہ میں وگیی کلا انکا ہاتہ مہر مالک مطبع چھپا نکی گی



راہ سیدھی کون ہے اے وفا		سب ہے گروہ راہ راہ مصطفیٰ
ہو چکا منصور کا قصہ تمام		اب ہے احمد کا محمدؐ کی سلام

تمت



وے اگر سر اوسکے رہ مین خطر ... پھر تو اوسکا پاگیا تو سر بسر

ہے اگر منظور تجکو سروری ... سروری بے سر دیئے کسکو ملے

سر دہی کے ہین یہ معنے اے عزیز ... زندگی مین مر جو تجکو ہے تمیز

عشق حق مین ہو جو تجکو ساز و سوز ... ہو شب تاریک تجپر مثل روز

گر تو اپنا نفس بت توڑی رسا ... تب مسلمان تجکو کہنا ہے روا

خود پرستی بیشک نہین ملتا خدا ... حق پرستی پر تو اپنا دل لگا

حق پرستی وہ کہ خود کو بھول جائے ... کچھ نظر غیر از خدا تجکو نہ آئے

جب کریگا دل سے ترک ما و من ... تب ملیگا تجکو رب ذو المنن

عشق ناپیدا نہین اہی عجب ... پر تجھے بیشک نہین آتا نظر

عشق ہے بینا کو مثل آفتاب ... دیدۂ خفاش پہر ہین صد حجاب

دیکھ تو منصور کو اے باوفا ... کیسا کامل حق پرستی مین ہوا

عاشقون سے کچھ نہین یہ دور ہے ... تو اگر سر دے تو ہی منصور ہے

حق مین ملکر وہ انا الحق کہہ اوٹھا ... تو خدا سے ملکے لے نام خدا

وہ انا الحق کہکے ہے مشہور عام ... کہکے تو حق حق فقط کر اپنا نام

اوسنے اپنا جے گنوا چڑھ کے دار ... تو اگر ہشیار ہے نفس اپنا مار

خون دل سے کر وضو اوسنے کیا ... تو وضو کر آب دیدہ سے دلا

الغرض رکھ راہ سلیمانی پر نظر ... راہ کج ہے اے برادر پر خطر

تہا وہاں انسان پر موقوف کیا — تھے عیاں دیوار و در پہ صدا

عالموں نے دیکھ کر یہ طور رنگ — یوں کہا جلاد کیا ہے درنگ

رحم اسکے حال پر مطلق نہ کھا — بند سی کر بند تو اسکے جدا

کھینچ کے جلاد جب خنجر چلا — سر دیا منصور نے اپنا جھکا

اور کی جلاد سے یہ التجا — جلد میری سر کو تن سے کر جدا

سرد کر دی جلد تر فرقت کی آگ — وصل کی اب لگ رہی ہے دلکو لاگ

ہاتھ کاٹا شبلی کے یہ جلاد نے — شکر خالق کا کیا اوس شاد نے

ہاتھ سے اوسکے لہو جس دم بہا — بولا ہر قطرہ انا الحق کی صدا

پھر لہو میں ہاتھ اپنا بھر لیا — سرخ اوس سے ساعد و رخ کر لیا

پوچھا شبلی نے کہ ای فرخندہ خو — ساعد و رخ سرخ کیوں کرتا ہے تو

یوں کہا منصور نے ای پاکباز — کر رہا ہوں میں وضو بہر نماز

خون سے واجب ہے وضو عاشقاں — بے وضو ہے خون نماز اوسکی کہاں

خون سے جو نہیں کرتا وضو — عاشقوں میں وہ نہیں ہے سرخرو

وصل دلبر آج ہوتا ہی نصیب
سر جدا ہوتا ہے عاشق [illegible]

الغرض وان آ پہنچتی خلق خدا
جسکے منہ مین جو کچھ آیا وہ کہا

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] دریا کو کیا

پیر اناالحق [illegible] غائب ہو گیا
دیکھنے والون کو سکتا سا ہوا

سالکان [illegible]
واصلون کی تہی بحال [illegible]

صوفیون کا اس سے زہرہ آب تہا
عارفون کا اس سے دل بیتاب تہا

زاہد [illegible] شہر [illegible]
عالم اس انداز سے گہبرا گئے

چپ [illegible]
[illegible] گویا [illegible]

[illegible]
[illegible] شاخ [illegible]

[illegible] اشکار
یعنی ہو منصور کو یہ ناگوار

اور کہا کر [illegible]
تہا [illegible]

پہر [illegible]
تا [illegible]

باہر آیا جبکہ وہ شیخ کبیر
کہکے سب منصور کا یہ ماجرا
یون کہا تب شیخ نے اسی مردمان
حال باطن سے خدا آگاہ ہے
یہ سخن جب عاموں نے سن لیا
اور لائے اوسجگہ منصور کو
سب رقم ہو ماجرا اوس روز کا

آئی اوسکے پاس اک جمع کثیر
شیخ سے بہی آکے پوچہا مسئلہ
قتل سے منصور کے ہو شادمان
پر بظاہر قتل کے اک راہ ہے
دار کو نے الفور قائم کردیا
اک تماشا تہا قریب دور کو
ہر طرف شور قیامت تہا بپا

پہر مجھے اک روز کی مہلت ملے | تا کہ ملیون کل یہین آپ یار سے
یعنے وہ کل آئیگا شیراز سے | دونگا اوسکو آگہی اس راز سے
ہے وہ شیخ و عالم و فاضل فقیر | کہتے ہین اوس پاک کو شیخ کبیر
ہو مری حالت سے جب اوسکو خبر | بے تامل مجھکو کہینچو دار پر

آنا شیخ کبیر کا شیراز سے اور منع کرنا منصور کو اس روش اور انداز

گفتگو منصور سے جو کچھ ہوے | عالموں سے سب وہ شبلی نے کہے
الغرض جب روز وہ آخر ہوا | اور پہ وہ رات کا بہی اوٹھ گیا
صبحدم آیا وہ شیخ نامدار | یون کہا منصور سے اے باوقار
بہید حق کا کسلیے تو نے کہا | جس سبب سے یہ نااہل کرتے ہین جفا
کیون انا الحق کہکے تو رسوا ہوا | کون جانے اسکا مطلب جز خدا
گنج کو پوشیدہ رکہتے ہین سلام | کردیا تو نے مگر یہ گنج عام
بادہ نوشی تو نے کی پنجاہ سال | ایسا بیہوشی سے تہا ابتر حال

مجھکو بہی اوس بحر سے قطرہ ملا
ہون اسی سے مین بہی بے چین بارہا
بہید جو توحید کا تہا کہہ گیا
کہدو اب وہین دار پر مجھکو چڑہا
آپ سو کو عالم استغنا کرین

[illegible]

پڑہ کی محضر شیخ رو دا نر زار	کچہ نہ لکہا اوسکے اوپر زینہار
یون ہی آیا الغرض محضر چہہ بار	شیخ نی ہر بار کے لکہنے سے عار
بار ہفتم تنگ جب اونکو کیا	کرکے جامہ فقر کا تن سے جدا
پہر پہن کر عالمونکا سب لباس	اوسپہ لکہا شیخ نی اہر کو کی پاس
حکم ظاہر پر اگر ور کار ہے	تو بلا شک وہ سزای دار ہے
یاکے یہ فتوی کیا شور و فغان	باز خواہ خون ہے اوسکی بیجان

نصیحت کرنا شیخ شبلی کا منصور کو بعد انا الحق اور
راضی ہونا منصور کا اس بات پر مطلق

حال فتوی کا جو شبلی نی سنا	یون کہا منصور سے ای باوفا
راز حق کا تو نے کر کے آشکار	کی گوارا اپنے حق مین کی پہار
اب بہی جو اس راز کو مخفی کرے	کیون نہ ہو جو پہر تجہے آزار ہے
شبلی نے منصور بولا ای رفیق	ہو نہ یا ہوا نہ غرق دریا ہمیں
محو ہون انداز مین ...	شیوہ آزاری ہی کیا تجکو خطر

[illegible]

استفسار کرنا عالموں کا قتل منصور پر ہم بار اور

اپنے عالم میں تو دیوانہ ہوا
تجھکو کب کہنا انا الحق ہے روا
قول یہ تیرا اگر ہوتا صحیح
پس سکہ پیغمبر میں سبکے پیشوا

عاشقی کی رہ سی بیگانہ ہوا
عقل گر ہوتی تو اپنے رو بہ آ
تو پیمبر سے اسے کہتے صریح
کر اطاعت اونکی اس سے باز آ

جواب دینا منصور کا بدلائل شریعت و رسجھ آنا سید جنید کا باندہ دلالت

شیخ سے منصور نے او سلام کہا
تیری ہی اسباب ظاہر پر نظر
من رانی جو پیمبر نے کہا
لی مع اللہ بھی ہے قول مصطفے
نحن اقرب ہے جو خالق کا کلام
تو نے ظاہر پر سمجھے کافر کہا
بہت پرستی میں سدا رہتا ہی تو

عشق بازی میں تجھی ہے دخل کیا
سر پیغمبر سے کیا تجھکو خبر
تو نہیں اس رمز سے واقف ذرا
جانتا ہے اوسکے تو مطلب کو کیا
کیا تو واقف اوس سے ہے خام
حال باطن کا نہ جانا مطلقا
اور صوفی آپکو کہتا ہے کیوں







آیا اک سوراخ خیمہ مین نظر
تھے جو حاضر اونکو جب پہونچی گزند
بند کرنے کی بہت تدبیر کے
دیکھکر حضرت نے باچشم پر آب
جب بلک دیگانہ منہ سو اپنا سر
سنکے یہ منصور یون کہنے لگا
کسکا یہہ رتبہ یہ ہی کسکی نصیب
رہ مین دلبر کے اگر ہو سر فدا
این یا ہنین مطلب سخن سازیکا ہے
سنکے فرمانے لگے خیر الورا
خواب سے منصور جسدم جاگ اوٹھا

وہ ہی پچ اپنا کیا اوس سے گذر
سنے تب چاہا کہ یہ ہو جا بند
پر نہ حکمت ایک کی کچھ چلی
یون کہا ہی سو دیہ اضطراب
بند ہونا اسکا ہے دشوار تر
ایک سر کیا لاکھ سر کیجے فدا
جو فدا محبوب پر ہو حبیب
اس سے بہتر ہی نہین کچھ مدعا
عشق بازی نام سر بازیکا ہے
ہی مگر یہ عاشق صادق مرا
اوسکے لب پر تھے انا الحق کی صدا

جانا سید جنید کا پاس منصور کے اور اعتراض کرنا قول
انا الحق پر اہل شرع کی وساطت سے

تیری ہی وصلت کا ہوں بیدار
اپنی ہی وصلت کو دی تم نے مجھے
وصل اپنا میرے حق میں کر نصیب
وصل کا تیری ہی ہو مجھے خیال
وصل میں اب ہو رہے ہو بیکرا
وصل میں اب بیکرانہ مشتاق ہے
وصل ہی کی آس میں آ کر پا
وصل کے سوا میں آ دا راز

جلد بلجا مجھے اے پروردگار
سب طرف سے دل تو میرا پھیر دے
تو ہی محبوب اور کر مجھکو حبیب
کچھ نہیں بھاتا مجھے اے ذو الجلال
درمیاں جلد سے پردہ اوٹھا
وصل کا ہر لحظہ دل مشتاق ہے
باغ سے زندان مجھے بہتر لگا
دار کی ہے آرزو مجھکو دراز

اعتراض کرنا ایک عاقل کا اس دل پر اور جواب دینا منصور کا

ایک نے دیکھا او سے پڑھتے نماز
تو اگر حق ہے تو پھر کس کے وضو
بولا اپنی آپ پڑھتا ہوں نماز

یوں کہا تشنیع سے اوس پاکباز
کسکے آگے پشت خم کرتا ہے تو
ناز سے اپنے ہی مجھکو ہے نیاز

شیخ نے یہ سنکے اونکی گفتگو
ہاتھ جہاڑا ہی تا بل اونکے سو

ہنسکے کہا سب بندؤن کا سبکی جدا
بی تکلف ہو گئے وہ سب رہا

دست بستہ منہ پہ سینے کے کہا
بند ہی در قفل ہے اسمین دیا

کی نظر منصور نے دیوار پر
ہو گیا رخنوں کا وان پیدا اثر

بیٹھے قیدی چار سو تنہا نہیں
چار سو دیوار مین رخنے ہوے

پھر ہر اک رخنے سے بیخوف و خطر
نکلے قیدی اور پہونچے اپنی گھر

دیکھکر داروغہ نے یہ ماجرا
دست و پا کو شیخ کے بوسہ دیا

اور یہ رو کر کہا اے مہربان
آپ بھی ہون ساتھ ان سبکے روان

مجھپہ جو ہوگا خلیفہ کا عتاب
جو زبان پر آئیگا دونگا جواب

سنکے یہ منصور نے اوس سے کہا
سبکو گھر ہے دار ہے میرے جا

دار کو مین نے کیا جب اختیار
قید ہو کسطرح مجھکو ناگوار

جلد اب اسجا سے ہو تو بھی روان
تا کرون مین یاد خالق بیکران

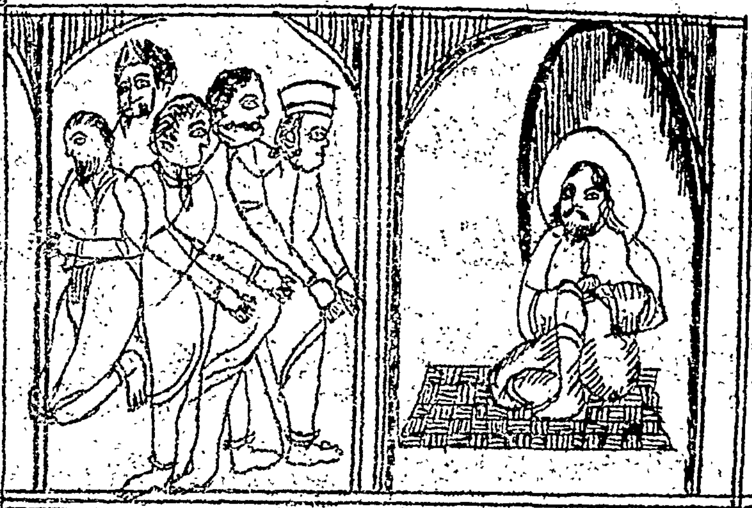
مناجات کرنا منصور کا بحضور خداوند انام اور آرزو کرنا

ہے تو ہی آرام جان عاشقان
ہے تو ہی درمان درد بیدلان
وصل ہے تیرا مجھکو آرزو
جلد بر لا آرزو میرا یہ تو
وصل تیرا ...

بات یہ سنکر خلیفہ چپ رہا
کیونکہ تہا اس مرد سے وہ آشنا
کرکے اپنے دل میں غوص و فکر و غور

عالمونسی کچھ نہ پاسخ میں کہا
دل میں اوسکے اش تہا منصور کا
قید میں منصور کو بہیجا بفور

قید میں جانا منصور کا اپنی ارادت سے اور رہا کرنا قیدیونکا صرف کرامت سے



ایک جا دیکہا ہی مینے یہ لکہا
یعنے جب منصور زندان کو چلا
ہی اگرچہ میں کسی ٹہیک کا ملال

پر یہہ میں عطار نے ایسا کہا
ایک نادان اوس سے یہ کہنے لگا
جہوٹ جانا قید سے ہی کیا محال

عارف کامل تھا وہ کان وفا ‎ ‎ ‎ باحیا تھا بامروت باصفا

نور عرفاں اوسکے رخ سے تھا عیاں ‎ ‎ ‎ تھا اگر وہ شمع بزم عارفاں

گوہر دریای علم و عقل تھا ‎ ‎ ‎ آفتاب آسمان فضل تھا

آگے ہر اک نے سبق اوس سے لیا ‎ ‎ ‎ اوسکے آگے سب نے زانو تہ کیا

پیشوای خلق تھا وہ باوقار ‎ ‎ ‎ اوسکے خدمتمیں تھا ہر اک ہوشیار

الغرض ہر علم میں مشہور تھا ‎ ‎ ‎ خلق میں منصور سے مشہور تھا

دلمیں اوسکی بسکہ تھا جذب الہ ‎ ‎ ‎ سالک اوسکے آگے تھا گمکردہ راہ

عاشق اوسکے عشق پر دیوانہ تھے ‎ ‎ ‎ صادق اوسکے صدق پر پروانہ تھے

سب عقیدے تھے اوس عہد میں دین ‎ ‎ ‎ رکھتے تھے اوسکے فضائل پر یقین

مست جام عشق کو مدت سے تھا ‎ ‎ ‎ پر نہ کھولا اوسنے راز دلربا

سال اوسکو اسطرح گذرے بہت ‎ ‎ ‎ بات کا اپنی رہا ہر لحظہ پاس

جوش دل سے ایکدن بے اختیار ‎ ‎ ‎ کہہ اوٹھا لفظ انا الحق وہ بکار

سنتے ہی یہ نعرہ عبرت فزا ‎ ‎ ‎ ہر جگہہ غلغلہ اوسمیں پڑ گیا ہوا

نام حق کا حق نے جب اوس سے لیا
قتل بجرم منصور کو ناحق کیا
شان ناطق ہی کہا تو جرم کیا
حرف حق کا کسی پر وہ اوسکا ظاہر کیا
وہ بہیتا اونکی ہی ذات ...
عاشق و معشوق ہوتی جب ایک ذات
وارث ہمسایہ نفس ہوتا جدا
عاشق اللہ سے غافل خدا

بیان حال شیخ منصور اور کہنا انا الحق کا بجوش و سرور

عشق کا ہوتا ہی جب طاری اثر		غیر دلبر کچھ نہیں آتا نظر

مثنوی

عشق کے آثار ہیں اہی باوفا	سچ کہا ہی جس کمینے یہ کہا
عاشقے را شش نشان است ای پسر	آہ سرد و رنگ زرد و چشم تر
گر ترا پرسند سہ دیگر کدام	کم خورد کم گفتن و خفتن حرام
عشق ہی عشقہ سی ماخوذ اے عزیز	ہی وہ یعنے اک گیاہ اہی باتمیز
جس شجر پر پہیلتی ہی اوسکی بیل	خشک کر دیتی ہی اوس سے کر کے میل
عشق ہی جس طرح ہوتا ہی گہر	سو لگکر وہ جی سی جاتا ہی گذر
پر نہیں معشوق سی ہوتا جدا	جیتی مرتی وہ اوسیکا ہو رہا
بلکہ جو عاشق ہی وہ انجام کار	خود ہوا معشوق کا معشوق یار
جب مجازی عشق کا ہی یہ اثر	کیون حقیقی کا نہو بہتر ثمر
عشق حقیقی جو کوئی انسان میں ہے	کس طرح خالق نہ قدر اوسکی کرے
حق تو یہ ہی جسکو ہی عشق خدا	زندۂ جاوید ہے جو مر گیا



آغاز قصۂ شیخ منصور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشق اک آسیب ہے آشوب بڑا
عشق ہے اک فتنۂ رنج و بلا

عشق ہے اک خونریز ستمگر بیمار
عشق ہے اک طرفہ درد جانگداز

عشق اک عاشق کش بیباک ہے
عشق اک سنگین دل سفاک ہے

عشق سے ہے عاشقوں کا دل کباب
عشق ہے اک آفت خانہ خراب

عشق ہے شیر نیستان بلا
عشق ہے گرداب بحر جانگزا

عشق اک دریا ہے ناپیدا کنار
اسکے ہر اک موج ہے خنجر کی دھار

عشق ہے اک وادی کرب و بلا
عشق ہے ویرانہ ہے وحشت فزا

عشق ہے وہ چاہ جو اسمیں گرا
پھر نہیں لگتا کہیں اوسکا پتا

عشق ہے اک آتش جانسوز آہ
عشق ہے اک ناوک دلدوز آہ

عشق نے جس دل میں آکر گھر کیا
بیشک اوسکو خانماں سے کھو دیا

[illegible]

یہی ہے ذات اتہار بیٹے کا بندہ | یہی ہے ذات قطرہ تہا جو گندہ

یہی ہے ذات ہاتھوں ہنسکر ہی ہے | یہی ہے ذات اب تجھ پر کڑی ہے

یہی ہے ذات دوزخ کا ہوں لکڑا | یہی ہے ذات عصیان میں پیہ پکڑا

کہا عیسے نے کر اب ذوالجلال طلب | کہا راضی کرو تجھ سے مرا رب

دعا مانگو مری بخشش کی اب تم | مری کام آؤگی فریاد کب تم

سنے عیسے نبی جب اوسکا تمام | دعا مانگی خدا سے ہاتھ پھیلا

کہ اے پروردگار جن و آدم | منم یک بندہ تو از ہمہ کم

ثنا و صفات تو یک صفت چیست | اگر این را ببخشی لب کریم ست

الٰہی مجھ کو سمجھ تو دی جان | کہ تجھ پر لائیگا ولے وہ ایمان

خدا سے جب دعا عیسے نبی مانگے | تو لب پر شیخ وہ جاجتا وسکی بیری

ہوا سہج خاک سے اک جسم ناگاہ | ہوئی چھینک اور کہا الحمد للہ

پڑھا کلمہ کہا اللہ اکبر | تو ہے اللہ کا برحق پیمبر

پیہ اسکے پھر کہا آمنت باللہ | یہی ہے رہ نہ سمجھا پہلے تیں آہ

[illegible]

جو ہین شیطان نے مجھکو آج دیکھا
کہا کیون تو نے دیکہا یا نکالیہا

سنے جب بیٹے یہ تقریر پر شور
کہا حضرت بہت ہین آپ بہی نور

دگا وا آپ اور لگنے بہی خود و
کہا اسوقت جو چاہو سو کہہ لو

کہا اوسنے بڑا ہے تو بہی احمق
ہمارا کام بہکانا ہے مطلق

بہلا آنکہیں نہین تیری موجود
ہوا کیون راہ سے گمراہ مردود

غرض دنیا مین جو تہا یار اپنا
وہان یہ دشمن اپنا وہ بہی نکلا

تقریر جمجمہ کے موافق حال اپنے کے



کنوائیں عمر اور رب کو نبہانا
الٰہی صحبت بد سے بچانا

بہلا ہوتا نہ ہوتا آدمی زاد
کیا سب نے اوپر داد بیداد

نہ کی مطلق خدا کی شرم تو نے
نہ رکہا فکر گرم و سرد تو نی

نہ مانا تو نی اوس خالق کا کچہ حق
نہ پہچانا خدا کو تو نے مطلق

بہت ہر ایک کو تو نے ستایا
نتیجہ یہ اوسیکا تو نے پایا

سدا تو کہیلتا تہا نرد و چوسر
کیا کرتا تہا فعل بد تو اکثر

بہت مارا مسلمانونکو تو نے
ستایا اہل ایمانونکو تو نے

وہانسے لیگئے پہر جانب کوہ
جو دیکہا تو وہان تہا ایک انبوہ

جو اوپر جا کیا تہا ہے اس نشان کا
کہا سکرات ہی نام اس مکان کا

کروں کیا عرض و طول اوسکا بیان میں
کہوں اوس بے نشان کا کیا نشان میں

چہہ سو کہ پانچ سو سی شرب کریں
اور اتنی برسوں تک نزات دوزخ

کرے کوئی کتنی جلدی ہلکے مارے
نہ پہونچی اسفل قسے اوس کنارے

سبب سکرات کا ہی آمین موجود
کہ سنتے ہوتے ہی ہے اوس سے مقصود

گئے پہر لیکئے اک دریا کی اوپر
ہوا ایسا دیکہکر سخت اوسکو مضطر

خروش و جوش اوسکا اسقدر تہا
کہ ہو گئے جسکے محشر اک نمونا

اگرچہ ساتوں دوزخ دیکھی یکسخت — زیادہ ایک سی تھا ایک ان سخت

سقر تھا یہ پر ہیں بہت سا تیز — جہنم اور سقر ہیں خونسے لبریز

کہوں کیا ساکنونکی اوسکی اوقات — بہت وہ سخت تھی ہیہات ہیہات

کسیکو لیکے سولے پر چڑھاویں — کسے پر آکے وہ آرہ چلاویں

کسیکو جلتے انگار ہی کھلاتے — کسیکو کرکے وہ اولٹا جلاتے

کسے پر چھوڑتے تھی بچھو و رسیا — کوئی رہتا کسیکو دیکھکر کانپا

کسیکے شکل تھی جیون خوک ناپاک — کوئی بندر سا تھا اوچٹی تھی ناک

کسیکو پیپ اور لوہو پلاتے — کسیکو بن جیلا تھوہڑ کھلاتے

کسیکو دیتے پینے کو وہ پیشاب — کوئی ہوتا تھا اوسکے بو سے بیتاب

کسیکے تھی زبان کھینچے قفا سے — کوئی دلتنگ تھا انکے جفا سے

کسے پر اژدہے کو چھوڑ دیتے — کسیکا گرز سے سر پھوڑ دیتے

غرض ملکر دوزخی روتے تھی باہم — تو اک شور قیامت کا تھا عالم

شتابی سنتین پر اک تماشے — وہاں کب تھی ترحم کی نشانے

دیں نی ایسا مجکو سخت وبا
کہ بنی ہو شخص اس صدمہ سے جیا با

کہا اوسنے تو کتنا بیجا تھا
تہا احمق یہ تونے کیا کیا تھا

اسی دولت پہ تہا اتنا تکبر
اسی حشمت پہ تہا اتنا تکبر

اسے سمجھے پہ تہا تو اتنا مغرور
اسے پیرانکو سمجھے تہا تو دور

دبایا اوسنے پھر ایسا مجھے سخت
کہ بہولا ملک دولت تاج اور تخت

ہوا از بسکہ مجکو رنج بیحد
وہ تالیں کچہ نہ کام آیا نہ مسند

اوسی حالت میں پھر دو شخص آئے
وہ کیا آئے بلا اک مجہہ پہ لائے

گلیمیں طوق ہاتہوں ہتکڑی ڈال
پکڑ کر لیچلے مجکو وہ فی الحال

جہاں حاضر تہے سب پیر و پیمبر
وہ مجکو لیگئے باحال ابتر

ندا آئی یہ اوس دم آسمان سے
اسے تم کھینچتے لیجاؤ یہاں سے

کرو شدت بہت دوزخ میں ڈالو
تم اس کافر سے کچہ بدلا نہ چالو

نہتا اوس دم کوئی مونس مرا یار
کوئی مشفق نہ تہا جز بیکسی بار

پکڑ کر لیگئے دوزخ کے نزدیک
کہوں کیا ایک مکان بہت تاریک

[illegible]

سوال اور جواب منکر نکیر فرشتون کا جمجمہ بادشاہ سے



نکیر و منکر آئے پاس میرے — کہا تبلا تو اپنا رب سویرے

نین بولا ڈرسی میرے رب تمہیں ہو — مین کیا جانون کسیکو اب تمہیں ہو

لگایا گرز بھاری ایسا سر پر — کہ مغز آیا نکل اندر سے باہر

کہان اب بلا اپنے مددگار — جنہیں تو راتدن پوجے تہا بدکار

کہاں ملنے کسیکو کیا بلاؤن — مین اپنا حال بدکسیکو دکہلاؤن

و سنتے دیکھکر او شکل کالے — ہوئی ہرگز نہ پہر مجہپر بجالی

کہا آہستہ تان پھر اکی تبلا — ہوا تہا بسکہ میرا حال تبلا

اشارے سے کہا تب مینے اونکو — مری رب اور مری مولی تمہیں ہو

[illegible]

غرض ہر اک نے کی تدبیر اپنے — ولیکن پھر گئے تقدیر اپنے

ہوا آخر کو پھر یہ میرا انجام — لگا تریاک کرنے زہر کا کام

ہوئی گو سب طرف سے صرف ہمت — قضا آوے تو کب چلتی ہے حکمت

کئی دن میں ہوا یہ حال ابتر — کہ مجھپر چھا گئے غفلت سراسر

کسیکو میں نہ پہچان تھا مطلق — سراپا رنگ میرا ہو گیا فق

اجل نے آ کی گھیرا مجکو ناگاہ — زبان جاتی رہی گفتار سے آہ

گئی بینائی سننے سی رہی کان — گیا سب رنج دو کہنے مجکو بلا

یکایک اک مہیب آواز آئی — وہ کیا آئی بلا اک مجھپہ لائے

فرشتے آئے دو زن کے میرے پاس — کہا چل اوٹھ کھڑا ہو لو بی خناس

کوئی بولا کہ اسکا سر اوتارو — کوئی بولا اسے گرزونسے مارو

بہت منت سماجت کی نمائی — کسیکے کب وہ سینے تھے کہانے

ڈراونی شکل کیا اونکے بتاؤن — اور اونکے قد کا کیا عالم بتاؤن

لگا سر اونکا ہفتم آسمان سے — زمین ہفتمی میں اونکے پاتھے





ولاست پہونچ تو عزرائیل کو	انہوں نے کہہ تو اپنی مدعا کو
مگر اس پانچ دن میں بیزاری	مگر اس پانچ دن میں خودنمائی
تکبر تمہارا ہی دل خودنمائی	ابھی کچھ سوچ کر کر لے کمائی
کہاں تک شمع کا پابند رہنا	اتنا پھیر گور کا اکدن ہے سہنا
کہاں تک مال و دولت کا تکبر	کہاں تک گنج و حشمت کا تکبر
کہاں تک تجکو اس دولت کی مستی	او سبھی گیا جیسے ہی ڈر لگے
کہا عیسیٰ نے اے بوسیدہ کلا	ہر آسی کتنے عرصے سے تو تنہا
کہا میں سو برس سے مرگیا ہوں	اسی حالت سے میں مردہ پڑا ہوں
کوئی راہی جو ہی رستہ میں جاتا	تو وہ ہی ٹھوکر میں ہی لگاتا
کہا عیسیٰ نے تب او سن کے مورکھ	ہوا کیسی کر جدا تو اپنے جسمی
فرشتہ موت کا کسطرح آیا	کیا تجھ پر غضب یا رحم کیا یا

بیان حال موت کا اور شدت کے فرشتوں کے

کہا عیسیٰ نے مری مرنیکا سن حال	گیا تمام عیش اکدن میں خوشحال

ہر کوئی کہتا ہے یہ شمشیر درایت
وہ دیکھو ویسی تھی داد شجاعت

ہزاروں گائیں تھیں باد شہسوار
ہیں اک یوسف تھا اور لاکھوں خریدار

کوئی عرفنگ کوئی بین بجا لے
کوئی تھی ناچتے اور کوئی گاتی

جو ہوتا یاں سیں اوس وقت حاضر
تو وہ بھی ویسے کرتا اونکی خاطر

کہوں کیا جو کہ اوس نے ستم تھے
ہنسے تھی اور خوشی ہر قہقہے تھی

جو اوس کو دیکھتا گانا بجاتا
ہر ان جھی جو کوئی کھل جاتا

وہ گھنگرو باندہ کے چھم چھم کرتیں
تو لاکھوں یاں اوپر جیسے ہرن

ہزاروں تھیں پری سی بکھریلے
سبھی ہر رنگ میں تھا رنگیلے

ہزاروں گھوڑے بھی جیسے سنگی سا
صبا کا کام کرتے وہ رنگ و دار

سواری میں ہر جیسا ہے چلے
ہوا کی پر بھی تھی عنبر بسی چلے

ہزاروں فیل جیسے جیوں کار
اوڑتیں دور سے گیتے وہ کیسا

نہ تھا تعداد جنہیں لا کے
نہ تھی گنتی محافی تا لگے کے

ارادہ سیر کا کرتا جنہیں اکٹھا
ہزاروں ساتھ تھے چلتے ہمراہ

نہ تھا منہ بلکہ لعنت خانہ تہا وہ | کبھی جسنے خوش غذا کہانا تہا وہ

کہاں اگلا اسادہ اب عیش و آرام | کہاں ہے اب وہ جسکا تہا بڑا نام

کہاں وہ سر کہاں آنکہیں کہاں ناک کہا | کہاں وہ کان کہتی جسکے تہے تاک

کہا وہ ہاتہ جو لکہتے تہے سب حال | کہاں وہ پاؤن جو چلتے تہے چال

کہاں ٹھگی سنہری جسکے پیلے | کہاں وہ گہوڑے اور اونٹونکی گلے

کہاں وہ مال وہ دولت کدہر ہے | کہاں یار و کہاں تیرا پدر ہے

جو دیکہا حال اوس کلی سڑیکا | کیا افسوس اور رولے بہت سا

کہا واقف نہیں اس سے مطلق | پتا اسکا بتا مجکو مری حق

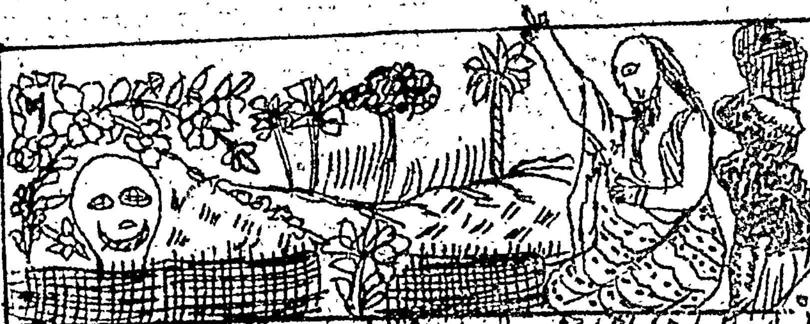
وہ کافر تہا ویا مرد خدا تہا | نہیں معلوم شہ تہا یا گدا تہا

خدا اسکے زبان کو حکم فرما | کہے یہ سرگذشت اپنی سراپا

دیا حکم اوسکو مولی نی کہ ہان بول | سراپا سرگذشت اپنی کو تو کہول

دیا عیسے نی اوس کلی سڑلیسے | پتا اپنا مجھے جلدی بتا دے

بتا تو کون تھا کرتا تہا کیا کام | تری کیا ذات تہی کیا تہا ترا نام



سنو اک ماجرای حیرت انگیز
گذرا کہا سو عیسی کا اک روز
پڑی اک کہوپڑی بیابان میں

ہوا اونکو اتنا رنج و ایذا
دلی تہا اونکے لب پر شکر حق کا

اندہیری رات کا لکہیں کیا حال
یہ ایسے تہے جو زندگی کی ہو خال

اسی عالم میں دیکہا اک تماشا
کہ اک ریچہ نے سر بل سے نکالا

کہا عیسی نے تب اے میرے معبود
کہ ہی تو سبجگہ جو چاہے موجود

دیا آرام اتنا لومڑے کو
کیا بیچین یوں اپنے نبی کو

ندا آئی کہ اے عیسی نہ گہبرا
تہ اگہر میں نے جنت میں بنایا

جو اس عالم میں کچہ زحمت اوٹھاے
تو رہنے کو جگہ جنت میں پاوے

یہاں کی رنج و ایذا سی نہ کچھ کام
تجہی فردوس میں پاوے ہی آرام

سنی عیسی نے جب تقریر ایسے
کہاں کا رنج تہا تکلیف کیسے

جو تہا وہ انکا جامہ رنج سستی
ہوا اوس صبح سے تنگی و سختی

ہوا سب برطرف وہ ابر باران
چلی عیسی وہاں سے شاد شادان

دیکھنا حضرت عیسی کا جنگل میں ایک کہوپری کو
اور اٹھانا اوسکا آپ کے دعا سے

غرض جب اسطرح چنداں دن پایا
تو اوسکو معاف بیٹے کرے سنا پایا

تتمۂ فلکی

بس اب اے خامہ تو اپنی زبان کو چپ لا
کہاں تک خامشی یہاں اتنو کچہ بول

سنا اک قصۂ دلچسپ جان سوز
دل عالم ہو جس سی عبرت اندوز

بیان کر کوئی پاکیزہ حکایت
کرم سی اپنی کر مجھپر عنایت

میں طالب ہوں ترے تحریر خوش کا
فدا ہوں دل سی میں تقریر خوش کا

قلم نے یہ کہا اپنی زبان سی
نہیں بہتر ہے قصہ مجہہ سے

سنو وہ کرتا ہوں میں تجھسی بیان اب
سنا ہی مجہ وہ کرتا ہوں عیاں اب

کیفیت حالات حضرت عیسی علیہ السلام



سوم عثمان کلام حق کا جامع
علی شیر خدا احسان محمد
اب اونکی اجہ... لگا دیہان
دو اونکے ... دل اور ...
وہ ... سید شباب جنت

بنی قاری تہی اور دلسی وہ ساع
شجاعت اور سخاوت اونمین جید
کہ ہے وہ ذات عالی میر ایمان
رکہا تہا نام جسکا حق نے ...
علامی ... باو شاہت

سبب اس شہی کے نظم کرنے کا
شبیہ مصنف

مرید اک شخص ہین ... نیک سیرت
خدا کی یاد میں اونکو ... رغبت

... خوش ... نہایت پاک طینت
رکہی حق نے ... شوق

کیا ہی جسکو تو نی ساتھ میرے	اسی بھی لطف کر عصمت کا تو پر

نعت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مجھے کر اپنے پیغمبر کا خادم	مجھے کر اپنے تو رہبر کا خادم
مجھے کر پیرو دین محمد	مجھے کر رہرو دین محمد
مجھے کر اسکے صحبت سی مشرف	مجھے کر اسکے خدمت سی مشرف
مجھے اسکے قدم پر تو جگہ دے	مجھے اوس پاس تو جانیکی رہ دے
بڑا مقصد ہے اس نیم جانکا	کہ ہوں جاروب کش اوس آستانکا
محمد رہنما اہل دین ہے	محمد پیشواے عالمین ہے
محمد باعث ایجاد و تکوین	محمد شہسوار عرصۂ دین
محمد خواجۂ ہر دو سرا ہے	محمد شافع روز جزا ہے
محمد بادشاہ تخت لولاک	محمد کے سبب ہے ارض و افلاک
محمد سرگروہ انس و جان ہے	محمد خاتم پیغمبران ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون کس منہ سے مین حمد الٰہی | کہان طاقت زبان کی میری یا الٰہی
کہ تو ہی بادشاہ اور مین گدا ہون | تو ہی رزاق اور مین بینوا ہون
میری پیشانی کس لائق ہی یا رب | کرون سجدہ جو تیرا ہو مؤدب
زبان و دست میرے ہین بیکار | بر آنا شکر سے تیری ہی دشوار
اگرچہ ہون مین عصیان مین گنہگار | تو مالک ہے مرا ستار و غفار
مین ڈوبا ہون گنہ مین گو سراسر | تو اپنی فضل و رحمت پر نظر کر
مین بندہ ہون ترا تو میرا خالق | مین ہون محتاج اور تو میرا رازق
الٰہی مجھکو توفیق رضا دے | مین ہون بیمار تو مجھکو دوا دے

بتصحیح جلیل جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب



باہتمام ... بسعی جناب شیخ الٰہ بخش صاحب دام اقبالہ